Postal Reg. No.PB\0258\2002

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وعلی عبده المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

شمارہ 30

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

13 جمادی الاول 1423 ہجری 24 وفا 1381 ہش 24 جولائی 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 20 جولائی 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ برطانیہ میں تشریف لانے والے مہمانوں اور میزبانوں کو نصائح فرمائیں۔ حضور انور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو

جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام﴾

بیعت کے بعد ایک شخص نے اپنے گاؤں میں کثرت طاعون کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آجاوے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔ ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی۔ اس بلا سے خدا بچا لیتا ہے۔ پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو۔ اگرچہ ہر شخص کو وحی یا الہام نہ ہو مگر دل گواہی دے دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہ کرے گا۔ دنیا میں دو دوستوں کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دوست دوسرے دوست کا مرتبہ شناخت کر لیتا ہے کیونکہ جیسا وہ اس کے ساتھ ہے ایسا ہی وہ بھی اس کے ساتھ ہوگا۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ محبت کے عوض محبت اور دغا کے عوض دغا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ میں اگر کوئی حصہ کھوٹ کا ہوگا تو اسی قدر ادھر سے بھی ہوگا مگر جو اپنا دل خدا سے صاف رکھے اور دیکھے کہ کوئی فرق خدا سے نہیں ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے کوئی فرق نہ رکھے گا۔ انسان کا اپنا دل اس کے لئے آئینہ ہے وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پس سچا طریق دکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اس کی بابت تم پوچھے جاؤ گے۔ جب اس قدر اخلاص تم کو میسر آجاوے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو ضائع کرے۔ ایسا شخص سارے گھر کو بچا لیگا۔ اصل یہی ہے اس کو مت بھولو۔ نری زبان میں برکت نہیں ہوتی کہ بہت سی باتیں کرلیں۔ اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے۔ زبان سے تو کروڑہا مسلمان کہلاتے ہیں۔ جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اس کی طرف وفا سے آتے ہیں خدا بھی ان کی طرف وفا سے آتا ہے اور مصیبت اور بلا کے وقت ان کو الگ کر لیتا ہے۔ یاد رکھو یہ طاعون خود بخود نہیں آئی اب جو کھوٹ اور بیوفائی کا حصہ رکھتا ہے وہ بلا اور وبا سے بھی حصہ لے گا مگر جو ایسا حصہ نہیں رکھتا خدا اسے محفوظ رکھے گا۔

میں اگر کسی کے لئے دعا کروں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف نہیں وہ اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا تو میری دعا اس کو کیا فائدہ دے گی؟ لیکن اگر وہ صاف دل ہے اور کوئی کھوٹ نہیں رکھتا تو میری دعا اس کیلئے نورٌ علیٰ نور ہوگی۔

زمینداروں کو دیکھا جاتا ہے دو دو پیسے کی خاطر خدا کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا انصاف اور ہمدردی چاہتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ فسق فحشا اور بے حیائی سے بعض آویں۔ جو ایسی حالت پیدا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر جب دل میں تقویٰ نہ ہو اور کچھ حصہ شیطان کا بھی ہو تو خدا شراکت پسند نہیں کرتا اور وہ سب چھوڑ کر شیطان کا کر دیتا ہے کیونکہ اس کی غیرت شرکت پسند نہیں کرتی۔ پس جو بچنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ وہ اکیلا خدا کا ہو مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بیوفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ اور اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گذرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔ بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔

میں اپنی جماعت کو بار بار اس لئے نصیحت کرتا ہوں کہ یہ موت کا زمانہ ہے۔ اگر سچے دل سے ایمان لانے کی موت کو اختیار کرو گے تو ایسی موت سے زندہ ہو جاؤ گے اور ذلت کی موت سے بچائے جاؤ گے مومن پر دو موتیں جمع نہیں ہوتیں۔ جب وہ سچے دل سے اور صدق اور اخلاص کے ساتھ خدا کی طرف آتا ہے پھر طاعون کیا چیز ہے؟ کیونکہ صدق اور وفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہونا یہی ایک موت ہے جو ایک قسم کی طاعون ہے۔ مگر اس طاعون سے ہزارہا درجہ بہتر ہے کیونکہ خدا کا ہونے سے نشانۂ طعن تو ہونا ہی پڑتا ہے۔ پس جب مومن ایک موت اپنے اوپر اختیار کر لیوے تو پھر دوسری موت اس کے آگے کیا شئے ہے؟ مجھے بھی الہام ہوا تھا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۱۶؍ فروری ۱۹۹۷ء بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن)

(مرتبہ: صادق محمد طاہر۔ جرمنی)

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

ایک مہمان نے دو سوال کرنے کے لئے استفسار کیا تو حضور انور نے فرمایا شوق سے کریں۔ انہوں نے کہا پہلا سوال تو یہ ہے جو بڑا سادہ ہے کہ احمدی فرقہ اور غیر احمدی فرقہ میں بنیادی فرق کیا ہے۔ کیونکہ اگر فرق ہے تو دو جماعتیں بنی ہوئی ہیں؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم بھی نماز پڑھتے ہیں کیا آپ کی نماز میں اور ہماری نماز میں کوئی فرق ہے۔ دوسرے لفظوں میں جو سورتیں ہم پڑھتے ہیں کیا آپ نے اس میں کوئی ترمیم کی ہوئی ہے، کوئی اضافہ کیا ہوا ہے؟ تو یہ دو بڑے Simple (سادہ) سے سوال ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلا سوال جو ہے وہ آپ نے Simple کہہ کر اتنا لمبا سوال کر دیا ہے کہ اس پر تو گھنٹے بھی لگیں تو طے نہیں ہوگا کیونکہ آپ نے تو سادگی میں یا لوگوں سے سن سنا کر یہ تصور باندھا ہے کہ احمدی عقیدہ ایک طرف اور باقی سب مسلمانوں کا عقیدہ دوسری طرف۔ یہ درست نہیں ہے۔ مسلمان ۷۲ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر فرقہ کا دوسرے سے اختلاف اس سے زیادہ ہے جتنا احمدیوں کا سنیوں یا شیعوں یا دوسروں سے اختلاف ہے۔ مَیں اپنا بنیادی عقیدہ آپ کو بتاؤں گا جو فرق کرنے والا ہے اور آپ کو سمجھاؤں گا کہ اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ باقی سارے ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ دیگر مسلمانوں کے عقائد میں آپس کے اختلافات کے لحاظ سے زمین آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً اسماعیلی فرقہ کے ایک دوست یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ اسماعیلی عقیدہ اور آپ کے سُنّی عقیدہ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ امامت کا تصور ہی مختلف ہے اور وہی آپ کو بتا سکتے ہیں کہ اثنا عشری شیعہ فرقوں میں اور اسماعیلی فرقہ میں بہت بڑا فرق ہے۔ عبادت کے طریق میں فرق ہے۔ مسجدوں کی بناوٹ میں فرق ہے۔ مسجد میں کونسی تصویر لگی ہوتی ہے جس سے جاکر مناجات کی جاتی ہے۔ تو یہ مَیں صرف ان کو الگ امتیازی طور پر پیش نہیں کر رہا اس لئے کہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے الگ جا کے پوچھ لیں یہی بات آپ کو بتائیں گے۔ تو اوّل تو آپ کا سوال غلط تصور پیدا کرتا ہے۔ احمدی اور دیگر مسلمانوں میں ایسا فرق نہیں ہے کہ باقی سب متحد اور ایک جیسے عقیدوں پر قائم ہوں اور احمدی ہی مختلف عقیدہ رکھتے ہوں۔

اب احمدی فرق کیا ہے جو سب کے درمیان اور احمدیوں کے درمیان تفریق کر دیتا ہے یہ بات ہے۔ وہ صرف یہ فرق ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ جس امام کو خدا نے بھیجا تھا، جس کا وعدہ فرمایا تھا وہ آچکا ہے، وہ ظاہر ہو چکا ہے اور تم لوگ انتظار میں بیٹھے ہو، اس کو پہچان نہیں سکتے یا ضد اور تعصب کی وجہ سے اس کا انکار کر بیٹھے ہو۔

اور دوسرا بنیادی فرق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے ہوئے، ان کا انتظار کر کے اپنے مستقبل کو مزید برباد نہ کرو، آسمان سے کوئی نہیں اترے گا، جس نے آنا تھا وہ آگیا ہے۔ یہی عیسیٰ ہے یعنی معنوی طور پر، یہی مہدی ہے اس کو مانو تو تمہارا بھلا ہے اور اسلام کے اندر جو افتراق ہے اس کو مٹانے کا ایک ہی حل ہے کہ خدا کی طرف سے آئے ہوئے کو مان جاؤ اور ہر فرقہ سے نکل نکل کر اس کے گرد اکٹھے ہو۔ ہم سمجھتے ہیں یہی وہ وحدت کا، توحید کا ایک طریق ہے۔

جب تفریق ہو جائے تو آسمان سے آئے ہوئے کے سوا کبھی اس تفریق کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا۔ اجتماع کی ایک ہی صورت ہوتی ہے اللہ کی آواز پر اکٹھے ہو جاؤ۔ اور یہ کوئی ایسا مسئلہ ہی نہیں ہے جو سمجھ نہ آسکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے امت موسوی بہتّر (۷۲) فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ آپ نے کوئی ایسا فارمولا پیش نہیں کیا کہ بہتّر فرقوں کے اختلافات مٹا کے ایک جھولی میں ڈال دیا گیا ہو۔ آپ نے جو فارمولا پیش کیا اس کو سب نے رد کر دیا آپ کی امامت سے منکر ہو بیٹھے اور وہ پہلی بار ہے کہ اُمت موسوی اُس زمانہ میں ایک چیز پر اکٹھی ہو گئی ہو۔ ان کے دل، ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اکٹھے ہوئے تو کس بات پر ہوئے اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ امام وقت کے انکار پر جو پھٹی ہوئی قومیں ہیں وہ بھی اکٹھی ہو جایا کرتی ہیں۔ پس آج جو سوال اٹھا ہے وہ اس غلط فہمی کی وجہ سے اٹھا ہے۔

امت محمدیہ تو بڑے عرصہ سے بٹتی چلی آرہی ہے۔ احمدیت کو سر دست بھول جائیں۔ وہابی، سُنّی، بریلوی، شیعہ اور اثنا عشری اور اسماعیلی اور پھر علوی وغیرہ وغیرہ اختلافات تو اتنے شدید اور کثرت سے رہے ہیں کہ مسلسل آپس میں لڑائیاں رہی ہیں۔ خونریزیاں رہی ہیں، مسجدیں مسمار کی گئی ہیں، قتل وغارت ہوا ہے، زندہ جلا دیا گیا ہے اختلافات میں۔ تو آج جو اکٹھ آپ کو نظر آرہا ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کے انکار کا اکٹھ ہے۔ اس کے سوا کوئی اکٹھ نہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ اچھا ہمیں وہ عقیدے تو بتاؤ جس پر تم اکٹھے ہو۔ پھر آپ کو سمجھ آجائے گی، اکٹھے ہیں ہی نہیں۔ ہر مسجد شروع میں ایک دن میں رمضان شروع ہونے کی قائل تھی عید آئی تو بٹ گئے، پھٹ گئے اسی وقت، ایک مہینہ نہیں صبر کر سکے اتحاد پر۔ انہوں نے آپ کو کیا اتحاد کی تعلیم دینی ہے۔

پس یہ بنیادی چیز ہے۔ جماعت احمدیہ اس فارمولے پر مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے قائم فرمائی گئی جو ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا فارمولا ہے کہ جب لوگ پھٹ جائیں اور بٹ جائیں تو اللہ امام بھیجا کرتا ہے۔ اس امام کی شدید مخالفت ہوتی ہے لیکن وہ مخالفت اس کو مار نہیں سکتی، یہ قطعی نشانی ہے۔ جھوٹے امام بھی آتے ہیں لیکن مٹ جاتے ہیں مخالفتوں میں، وہ ہر مخالفت کے بعد پہلے سے زیادہ طاقتور ہو کے نکلتا ہے۔ جتنا اس کو سکیڑنے کی کوشش کرو اتنا بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ تاریخ جماعت احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوئی ہے کہ نہیں، یہ دیکھنا ہے۔ اور جب سے ان علماء نے مخالفت شروع کی ہے اور اتحاد کیا ہے مخالفت کا، اس وقت سے ان مجاہدین کو پاکستان میں جہاں سب سے زیادہ مخالفت ہے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا برکتیں عطا فرمائی ہیں، کیا ملک پارہ پارہ نہیں ہو گیا؟ ہر گلی دوسری گلی سے جدا نہیں ہو گئی؟ کیا عزتوں کا احترام اٹھ نہیں گیا؟ کیا رمضان میں گینگ ریپ کے واقعات نہیں ہوئے؟ کیا بچوں کی زندگی کا امن نہیں اٹھا؟ کیا اغوا کے واقعات بڑھ نہیں گئے؟ ڈاکہ، چوری، قتل وغارت، دھماکے، بندوق کی نالی پر لوٹ لینا یہ کیا گھر گھر روزمرہ ہونے والے واقعات نہیں ہیں؟ خدا یہ انعام دیا کرتا ہے اپنے نیک مجاہد بندوں کو!؟

پس جب سے احمدیت کی مخالفت میں پاکستان کے علماء نے خصوصیت سے گٹھ جوڑ کیا ہے اس دن سے آج تک تاریخ کا مطالعہ کر لیں اور پہلے کی تاریخ دیکھ لیں، زمین آسمان کا فرق پڑ چکا ہے۔ سیاست پھٹ گئی ہے، صوبے جدا جدا ہو گئے، لوگوں کے دل پھٹ گئے، ظلم وسفاکی کا دور دورہ ہو گیا، عدالتوں سے انصاف اٹھ گئے۔ اب خدا اپنے نیک پاک بندوں کو جو اس کی خاطر جہاد کرتے ہیں ایسا اجر تو نہیں دیا کرتا۔ کبھی سنا ہے آپ نے کہ خدا نے ایسا اجر دیا ہو؟ تو اگر ہم جھوٹے ہیں تو یہ پکے جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ خدا نے جھوٹوں والا سلوک کر کے دکھا دیا ہے جو کبھی بھی سچوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔

اور ہمارا کیا حال ہے۔ جب سے ہمیں انہوں نے اسلام سے باہر نکال کر پھینکنے کی کوشش کی ہے جماعت احمدیہ کو اتنی تیزی سے دنیا میں ترقی نصیب ہوئی ہے کہ پہلے جو سو سال میں نہیں ہوتی تھی وہ ایک سال میں ہونے لگ گئی ہے۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلسہ سالانہ پر جو ٹیلیویژن کے ذریعہ مَیں نے بیعتیں لی تھیں ایک سال کی سولہ لاکھ تھیں۔ اب بتائیں ایک دن میں سولہ لاکھ بیعتیں، سال بھر کی مگر اکٹھی ایک دن میں ہوئی ہیں۔ یہ کسی احمدی کے میرے یہاں آنے سے پہلے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا۔ چند ہزار ہوا کرتی تھیں۔ تو سلوک خدا نے عجیب شروع کر دیا ہے۔ خدا کو ہو کیا گیا ہے، جھوٹوں کو اتنی برکت اور سچوں سے ایسی دشمنی کہ جو تھوڑا بہت بچ رہ گیا تھا وہ بھی ان سے کھینچ نکالا۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے متعلق اتنا جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ آدمی شمار ہی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان باتوں پر غور فرمائیں تو آپ کو فرق کی وجہ سمجھ میں آجائے گی۔ ہم ایک امام کو ماننے کی وجہ سے امت سے جدا کئے گئے اور اس امام کی مخالفت کی بنا پر یہ اکٹھے ہوئے، آپس کے عقیدہ کے اتفاق کی وجہ سے اکٹھے نہیں ہوئے۔ آج تک اسی طرح ہیں، جو وہاں وہابی عقیدہ تھا اب بھی وہابی عقیدہ ہے، جو شیعہ عقیدہ تھا اب بھی شیعہ عقیدہ ہے اس لئے اتفاق کیسا ہوا۔

☆......☆......☆......☆

احمدیوں اور غیر احمدیوں کی نماز میں فرق

انہی صاحب کے دوسرے سوال نماز میں فرق سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تو بڑی سادہ سی بات ہے۔ نماز کے الفاظ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مروی ہیں ہماری اور آپ کی نماز کے درمیان ایک ذرہ کا بھی فرق نہیں ہے۔ قبلہ وہی ہے، مسائل وہی ہیں، وضو کے، غسل کے، نماز کے الفاظ کے اور دعاؤں کے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں ایک ذرہ کا بھی فرق نہیں۔ اس لئے یہ بات اگر کوئی کہتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ اب کوئی جھوٹ بولے تو اس کا کیا علاج کریں۔ سو فیصدی وہی نماز ہے۔ اب یہاں ہو گی وہی نماز۔ آپ دیکھ لینا مَیں کس طرح نماز پڑھاتا ہوں، کیا پڑھتا ہوں، صاف نظر آجائے گا آپ کو کہ نماز وہ ہے کہ نہیں۔

مہمان دوست نے پھر کہا کہ کسی نے یہ کہا تھا کہ شاید آپ نے تھوڑی سی ترمیم کر دی ہے جو کہ آپ نے اپنے احمدی نظریہ کے مطابق کی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مَیں سمجھ گیا ہو جَزَاکَ اللہ۔ آپ کا سوال بالکل صاف ہے، مجھے آپ کے سوال پر ذرہ بھی اعتراض نہیں۔ آپ تو شریف النفس صاف آدمی ہیں، کوئی غلط بات نہیں کی آپ نے۔ جو جھوٹ ہے مَیں آپ کو یہی کہہ سکتا ہوں کہ جھوٹ ہے۔ ایک ذرہ بھی ترمیم نہیں کی گئی، ایک نقطہ بھی ترمیم نہیں کی اور اگر ہم کریں تو ہم کافر ہو جائیں گے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ نماز جو آپؐ نے سکھی۔ ہے اس میں ترمیم کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور اسلام سے خارج ہے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2002ء)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران مولیٰ کی جلد از جلد رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بری کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت کے ثبوت پر قانون فطرت جو خدا کا فعل ہے گواہ ہے اور کتاب سابق کا علم بھی کافی گواہ ہے۔

محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو ہرگز کسی کام کا نہیں

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ، لغت و تفاسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے

اللہ تعالیٰ کی صفت الشہید اور الشاہد کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳۱ر مئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۳۱ر ہجرت ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اشہد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

پچھلے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت اَلشَّہِیْد اور اَلشَّاہد کے کچھ معانی بیان کئے گئے تھے۔ آج اس کے بعض معانی کا ذکر کیا جائے گا جو کہ عربی لغت کی مشہور کتاب لسان العرب کے مصنف نے تحریر کئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: اَلشَّہِیْد اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور اَلشَّہِیْد ایسی ہستی کو کہتے ہیں جس کے علم سے کچھ بھی پوشیدہ نہ ہو۔ کسی بھی چیز کا علم رکھنے والے کو اَلعَلِیْم کہتے ہیں۔ اگر یہ علم باطنی علوم کے بارہ میں ہو تو ایسی ہستی کو اَلخَبِیْر کہیں گے اور اگر یہ علم صرف ظاہری امور سے متعلق ہو تو ایسی ہستی کو اَلشَّہِیْد کہتے ہیں۔ ابن سیدہ کہتے ہیں کہ اَلشَّاہِد ایسے صاحب علم کو کہتے ہیں جو اپنے معلوم علم کی بنا پر بات کرتا ہے اور اَلشَّہَادَۃ قاطع اور یقینی خبر کو کہتے ہیں اور شَہِدَ شَاہِدٌ عِنْدَ الحَاکِمِ کے معنے ہیں اس نے قاضی کے سامنے اس بات کا بیان دیا جو وہ جانتا ہے۔

اَلشَّاہِد اور الشَّہِیْد کا مطلب ہے حاضر اور موجود۔ اس کی جمع شہداء آتی ہے۔

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ کا مطلب ہے کہ جو تم میں سے اس ماہ میں حاضر اور موجود ہو (اور مسافر نہ ہو) تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

لسان العرب کے مصنف مزید لکھتے ہیں کہ:-

شہید خدا کے رستہ میں مارے جانے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح شہید کا ایک معنی "زندہ" کے بھی ہیں یعنی وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں۔ فرمایا ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ گویا ان کی روحیں زندہ ہونے کی حالت میں دار السلام میں حاضر کر دی گئی ہیں جبکہ دوسروں کی ارواح کا وہاں جانا قیامت کے دن تک مؤخر ہے۔

بعضوں نے کہا ہے کہ شہید کو اس لئے شہید کہتے ہیں کہ فرشتے اُس کے جنت میں جانے پر گواہ ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شہید زندہ ہوتا ہے اس لئے اُسے شہید کہنے سے مراد ہے کہ گویا وہ حاضر اور موجود ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کیونکہ رحمت کے فرشتے اُس کے ساتھ ہیں اس لئے اُسے شہید کہا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرتے دم تک خدا تعالیٰ کے حق میں سچی گواہی پر قائم رہنے کی وجہ سے اسے شہید کہا گیا ہے۔ (لسان العرب)

عرف عام میں جسے شہید کہتے ہیں اور جس کی طرف "لسان العرب" کی اِس لغوی بحث کے آخر میں اشارہ کیا گیا ہے، اب اُنہی معنوں کی مزید وضاحت کے لئے چند احادیث پیش کرتا ہوں جن کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی صفت "الشهيد" اور "الشاهد" کا حسب سابق مزید ذکر کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ مسند احمد بن حنبل میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہداء، باب جنت کے قریب ایک شفاف اور چمکتے ہوئے دریا کے کنارے، ایک گنبد نما محل میں ہونگے۔ ان کا رزق ان کے پاس جنت میں سے صبح و شام آئے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بھی جس کی اللہ کے ہاں کوئی نیکی (محفوظ) ہوتی ہے، جب وہ مرتا ہے تو دوبارہ دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا سوائے شہید کے۔ شہید اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ لوٹ کر جائے اور پھر مارا جائے۔ اور وہ یہ خواہش اس فضیلت کی بناء پر کرتا ہے جو وہ درجہ شہادت میں دیکھتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند المكثرين)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے، وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے دین کی خاطر مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی. كتاب الدّيات)

حضرت سَہْل بن اَبُو اُمَامَہ بِنْ سَہْلِ بن حُنیف اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صدقِ دل سے شہادت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر ہی جان دے۔

(مسلم، كتاب الامارة)

﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا. قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ (سورة الرعد:۴۴)۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تُو مرسَل نہیں ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

حضرت عبدالمَلِك بن عُمَير اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ آپؓ کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نے آپ سے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو آپ نے عرض کیا کہ میں آپ کی مدد و نصرت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: (یہ بات ہے تو) پھر باہر نکلو اور محاصرہ کروانے والے لوگوں کو یہاں سے دور کرو کیونکہ تمہارا باہر رہ کر میری مدد کرنا یہاں میرے پاس اندر ٹھہرنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ باہر لوگوں کے پاس گئے۔ اور ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! جاہلیت میں میرا نام فلاں تھا۔ پھر رسول

اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا اور میرے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آیات بھی نازل ہوئی ہیں مثلاً آیت کریمہ ﴿وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾۔

ترجمہ: حالانکہ بنی اسرائیل میں سے بھی ایک گواہی دینے والے نے اس کے مثیل کے حق میں گواہی دی تھی پس وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے استکبار کیا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور میرے بارہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ (یعنی تو کہہ دے، اللہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے)۔

(پھر آپ نے فرمایا): خدا کی ایک تلوار تمہارے بارہ میں ابھی تک میان میں ہی ہے اور فرشتے تمہارے اس ملک میں جس میں کہ تمہارا نبی مبعوث ہوا تھا، تمہارے ساتھ ہیں۔ پس اس شخص (حضرت عثمانؓ) کے قتل کے بارہ میں خدا خوفی سے کام لو۔ خدا کی قسم! اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو ضرور تم اپنے ساتھ رہنے والے فرشتوں کو بھگا دو گے اور خدا کی اُس تلوار کو جو میان میں ہے، باہر کھینچ لاؤ گے۔ پھر قیامت کے دن تک وہ میان میں نہیں جائے گی۔ اس پر محاصرہ کرنے والوں نے کہا کہ اس یہودی کو قتل کر دو اور عثمانؓ کو بھی۔

(سنن ترمذی کتاب التفسیر)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ الرعد کی آیت ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ (الرعد: ۴۴) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: "جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم رسول (قریش مکہ) کی طرف سے جنہوں نے رسولؐ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا انکار کر دیا ہے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو طرح ان پر حُجّت قائم کی ہے۔ (۱) نبی ﷺ کی نبوت پر اللہ تعالیٰ کی شہادت اور اس شہادت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے معجزات ظاہر فرمائے جو نبی ﷺ کے دعویٰ رسالت کی صداقت کا موجب بنے اور معجزات کا ظہور اللہ تعالیٰ کی شہادت کا بلند ترین مرتبہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

" ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ اپنی صداقت میں اللہ کی نصرت کی گواہی پیش کی ہے کہ باوجود کوئی جتھا وغیرہ نہ ہونے کے مَیں کامیاب ہوں گا۔ دوم: تمام اہل کتاب اپنی اپنی کتابوں سے اس کی تعلیم کا مقابلہ کریں کہ کیسی جامع اور اعلیٰ تعلیم ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۳/جنوری ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"محمد رسول اللہ ﷺ کے اثباتِ نبوت پر قرآن ہدایت کرتا ہے اور سکھلاتا ہے کہ منکروں کو یہ جواب دو: ﴿وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾۔ کیا معنی؟ کہ محمدؐ کی رسالت اور نبوت کے ثبوت پر قانونِ فطرت جو خدا کا فعل ہے گواہ ہے۔ کیونکہ مذہب خدا کا قول اور قانونِ قدرت باری تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور لازم ہے کہ باری تعالیٰ کے فعل اور قول دونوں باہم متوافق ہوں۔ اور کتاب سابق کا علم بھی کافی گواہ ہے۔ سابق کتب کے علماء دو طرح گواہ ہیں۔ اوّل اس طرح کہ ان سے کتب سابقہ کو سیکھ کر ہم خود محمدی بشارات کو کتب سابقہ سے نکالیں۔

دوم اس طرح پر کہ جس طرح وہ اپنے انبیاء اور رُسل کی نبوت اور رسالت کو ثابت کریں اسی طرز پر ہم بھی نبوت اور رسالت محمد عربی کو ثابت کریں۔ جس قدر انبیاء کی نبوت کے ثبوت دنیا میں لوگوں کے پاس ہیں، اس کی نظیر کے کُل ثبوت اور قانونِ قدرت سے موافقت کا بھاری ثبوت محمد عربیؐ کی نبوت اور رسالت کے واسطے موجود ہے۔

ایک لطیف امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسماء کا ترجمہ مضامین کو سخت وقت میں ڈالتا ہے اور اہل کتاب کی عام عادت ہے کہ اسماء کا ترجمہ کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی تفسیر کو متن سے ملا دینا بڑا عیب ہے کیونکہ تفسیر مفسّر کا خیال ہوتا ہے جس میں صحت اور غلطی دونوں کا احتمال قوی ہے۔ بشارات میں یہ نقص نہایت مضر ہوا۔ محمدیؐ بشارت جیسے سلیمان کی غزل الغزلات میں ہے۔ اگر اس میں لفظ "محمدیم" کا ترجمہ نہ کیا جاتا تو کیسی صاف تھی۔"

(فصل الخطاب۔ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۴،۱۵)

"محمدیم" کا جو ترجمہ کرتے ہیں وہ جمع میں کرتے ہیں یعنی کئی محمدؐ۔ حالانکہ عزت کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کا نام واحد کی بجائے جمع میں استعمال ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ان (پہلی) کتابوں سے اجتہاد کرنا حرام نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ﴾ اور پھر فرمایا ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ......﴾ جب آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ثبوت کے لئے ان کو پیش کرتا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیوں حرام ہو گیا؟"

(الحکم۔ جلد ۱۰۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۳۰/نومبر ۱۹۰۶ء۔ صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ قول بغیر فعل کے کچھ چیز نہیں اور یہ آیت کہ ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ اس میں ایک عجیب نکتہ ہے یعنی اگر خدا میری گواہی دیتا ہے تو مانو ورنہ نہ مانو۔"

(الحکم۔ جلد ۱۱۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔ صفحہ ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"دیکھو آنحضر ﷺ نے جو صاحب وحی ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو وہ بے نشان نہیں تھا۔ کافروں نے جب ثبوت مانگا تھا کہ آپ کی وحی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل کیا ہے تو اُن کو جواب دیا گیا تھا: ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ یعنی یہ لوگ کہتے ہیں کہ تُو خدا کا رسول نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ میرے پاس دو گواہیاں ہیں۔ ایک تو اللہ کی کہ اس کے تازہ تازہ نشانات میری تائید میں ہیں اور دوسرے وہ لوگ جن کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ مَیں سچا ہوں۔"

(الحکم۔ جلد ۱۱۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔ صفحہ ۱۳)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سورۃ الاسراء آیت ۹۷﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ ۔اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا﴾۔ تو کہہ دے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ .اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا﴾۔(بنی اسرائیل :۹۷) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ارشاد الٰہی ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ﴾ میں یہ بات مخفی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب میرے دعویٰ کے موافق معجزہ ظاہر فرمایا تو اس معجزے کا ظہور اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری صداقت کی گواہی تھی۔ اور جس کی صداقت پر اللہ تعالیٰ گواہی دے تو وہ سچا ہے۔(تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾: خداتعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کرے گی۔ چنانچہ آخر آپؐ کی امت مظفر و منصور ہوگی۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپؐ ہی حق پر تھے۔“(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲؍مارچ ۱۹۱۱ء)

سورۃ الانبیاء آیت ۷۹:﴿وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ﴾۔ اور داؤد اور سلیمان (کا بھی ذکر کر) جب وہ دونوں ایک کھیت کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے جبکہ اس میں لوگوں کی بھیڑ بکریاں رات کو چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کی نگرانی کر رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”﴿يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ﴾ : وہ فیصلہ نہ قرآن میں مذکور ہے نہ حدیث میں۔ ہمیں ضرورتِ تفتیش نہیں۔“(تشحیذ الاذہان۔ جلد ۸۔ نمبر ۹۔ صفحہ ۴۶۷،۴۶۸)

اب یہ جو ﴿يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ﴾ کا معاملہ ہے یہ قرآن وحدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ وہ کیا تھا۔ ﴿يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ﴾ کا تو پتہ ہے لیکن کس بات میں وہ فیصلہ ضبط کر رہے تھے اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں اس بارے میں خاموش رہنا چاہیے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ذکر نہیں فرمایا کہ وہ کیا فیصلہ کیا تھا، وہ جھگڑا کیا تھا، ہمیں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہیے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ﴾(سورۃ الحج :۱۸)۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اللہ ضرور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اہل اسلام جو ایمان لائے ہیں جنہوں نے توحید خالص اختیار کی اور یہود جنہوں نے اولیاء اور انبیاء کو اپنا قاضی الحاجات ٹھہرا دیا اور مخلوق چیزوں کو کارخانہ خدائی میں شریک مقرر کیا اور صابئین جو ستاروں کی پرستش کرتے ہیں اور نصاریٰ جنہوں نے مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہے اور مجوس جو آگ اور سورج کے پرستار ہیں اور باقی تمام مشرک جو طرح طرح کے شرک میں گرفتار ہیں خدا ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا۔ خدا ہر یک چیز پر شاہد ہے اور خود مخلوق پرستوں کا باطل پر ہونا کچھ پوشیدہ بات نہیں۔“(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۴،۵۲۵۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾(سورۃ العنکبوت:۵۳)۔ تو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان لے آئے اور اللہ کا انکار کر دیا یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ العنکبوت کی آیت ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا﴾۔ جب آنحضور ﷺ کی رسالت واضح ہوگئی اور آپ کے دلائل کھل کر سامنے آگئے اور اہل کتاب میں سے دشمن آپ پر ایمان نہ لائے اس وقت آپ نے اس انداز کو اختیار فرمایا کہ جب ایک سچے کو اس کی طرف سے صداقت کے تمام دلائل دینے کے باوجود جھٹلایا جائے اور اس کی تصدیق نہ کی جائے تو وہ کہتا ہے اللہ میری صداقت کو جانتا ہے اور اے معاند! تیری تکذیب کو بھی وہ جانتا ہے اور جو میں کہہ رہا ہوں اس پر وہ گواہ ہے وہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کردے گا۔ یہ سارا کلام انذار اور خوف دلانے اور تاکید کے لئے ہے۔

(تفسیر کبیر رازیؒ)

سورۃ الاحزاب آیت ۵۶﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدًا﴾۔ ان (نبی کی بیویوں) پر اپنے باپوں کے معاملہ میں کوئی گناہ نہیں نہ اپنے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ ہی اپنی (یعنی مومن) عورتوں کے بارہ میں، نہ ان کے بارہ میں جو ان کے زیرنگیں ہیں اور (اے ازواجِ نبی!) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

سورۃ سبا آیت ۴۸:﴿قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ﴾۔ تو کہہ دے جو بھی میں تم سے اجر مانگتا ہوں وہ تمہاری ہی خاطر ہے۔ میرا اجر تو اللہ کے سوا کسی پر نہیں اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد تمہارے بارہ میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان میں ایک دنیا کی سرسبزی اور زیب و زینت ہے“۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا خیر، شر بھی لے کر آئے گی؟۔ رسول کریم ﷺ خاموش رہے۔ اس پر اس شخص سے کہا گیا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے۔ تم رسول کریم ﷺ سے بات کر رہے ہو جبکہ وہ تمہاری بات کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپؐ نے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: یہ سوال کرنے والا (کہاں ہے؟) گویا کہ آپؐ نے اس کی تعریف کی۔ پھر فرمایا: ”خیر، شر لے کر نہیں آئے گی۔ بلکہ بات یہ ہے کہ موسم بہار میں اگنے والی جڑی بوٹیوں میں بعض ہلاک کرنے والی یا قریباً قریباً قتل کرنے والی ہوتی ہیں، سوائے اس کے کہ کوئی مویشی صرف سبزہ وغیرہ ہی کھانے والا ہو تو وہ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو پھر وہ سورج کی طرف منہ کرکے لیٹ جاتا ہے اور گوبر اور پیشاب کرتا ہے اور اس

” جب تک نور الٰہی بصارت عطا نہ کرے اس وقت تک انسان اپنے نقص بھی دیکھ نہیں سکتا اور جب تک وہ نقص دور نہ ہوں نور الٰہی عطا نہیں ہو سکتا“۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

گے بعد پھر چر تا ہے۔ یہ مال سر سبز اور میٹھا ہے اور یہ اس مسلمان کا بہترین دوست ہے۔ جو اس میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو بھی دے، یا جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جو اسے ناحق طور پر لے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کہ کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور یہ (مال) قیامت کے دن ایسے شخص پر شہید ہوگا (یعنی اس کے خلاف گواہی دے گا)۔

(مسلم کتاب الزکوة)

سورة فُصِّلت آیت ۵۴ ﴿سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ. اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾۔ پس ہم ضرور انہیں آفاق میں بھی اور اُن کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشانات دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا تیرے ربّ کو یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر نگران ہے؟

سورة الاحقاف آیت ۹: ﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ. قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا. هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ. كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ. وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس نے اُسے افترا کیا ہے؟ تُو کہہ دے اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو تم اللہ کے مقابل پر مجھے بچانے کی کوئی طاقت نہ رکھتے۔ جن باتوں میں تم پڑے ہوئے ہو وہ انہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ﴾ سے یہ مراد ہے کہ تم وحی الٰہی پر جرح قدح کرنے کے لئے اور اس کی آیات کے بارہ میں طعن و تشنیع کرنے کے لئے بھاگ بھاگ کر آتے ہو اور نبی ﷺ کو جو کبھی ساحر کہتے ہو اور کبھی فریب خوردہ۔ اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

﴿كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری صداقت کی گواہی دیتا ہے اور تمہارے خلاف تمہارے جھٹلانے اور انکار کرنے پر گواہی دیتا ہے اور علم کا ذکر کرنے پر اور شہادت کے بیان سے مقصود ان کے لئے ان کے طعن و تشنیع اور سب و شتم پر قائم ہونے کی وجہ سے وعید ہے۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو، ہرگز کسی کام کا نہیں۔ دیکھو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا ﴿لَسْتَ مُرْسَلًا﴾ تو جواب دیا گیا ﴿كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ﴾ یعنی عنقریب خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کردے گی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہئے۔ دیکھو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے تو اس کے وجاہت کے سامان بھی مہیا کردیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہیں وہ توہین عدالت کے جرم میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ماموران الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں“۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ بتاریخ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

خدمت خلق رنگ، نسل، خون، مذہب کی تمیز سے بالا ہو کر کرو۔

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ

دعا کو ترک کرنا گناہ ہے

احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چنتہ کنٹہ (آندھرا) ۲۸ مئی کو مسجد فضل عمر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک ۸ بجے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد عمل میں آیا اس جلسہ کے لئے اعلیٰ اور وسیع پیمانے پر انتظامات کئے گئے۔ خدام و اطفال نے مسجد کو خوبصورت رنگ میں سجایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء اس جلسہ میں ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان ہماری التماس پر بنفس نفیس تشریف لائے آپ کی زیر صدارت مکرم محمود احمد بابو صاحب سیکرٹری مال چنتہ کنٹہ کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا مکرم بشارت احمد صاحب نے نعت پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ پہلی تقریر محترم حافظ سید رسول صاحب نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا نے بعنوان ”آنحضور ﷺ کا غیروں سے حسن سلوک“ بزبان تلگو کی۔ مکرم عزیز اللہ صاحب غوری نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے بعنوان ”سیرۃ آنحضرت ﷺ“ تقریر کی موصوف نے پڑوسی، نوکر، کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی طرف آنحضرت ﷺ کے حوالے سے احباب و خواتین کو توجہ دلائی۔ مکرم محمود احمد صاحب رفیع نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام آنحضرت ﷺ کی مدح میں پڑھ کر سنایا۔ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے ”محسن اعظم ﷺ کے احسانات طبقۂ نسواں پر“ کے عنوان سے نہایت اعلیٰ اور عمدہ انداز میں تقریر کی۔ اور مختلف پہلوؤں کو مؤثر انداز میں پیش کیا۔ اور مکرم محمد عبدالعزیز صاحب نے نظم پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔ صدر جلسہ نے پرتپاک انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے بے انتہا اور عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شخص بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ پھر فرمایا کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جتنی بھی برکات نازل ہوئی ہیں اور جو بھی مقامات ملے ہیں وہ صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی اتباع کے نتیجہ میں حاصل ہوئے ہیں۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے ناصرات نے آپکی گلپوشی کی۔ بعدہ مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب زعیم انصار اللہ چنتہ کنٹہ نے تمام شرکت کرنے والوں اور حاضرین احباب و خواتین نیز منتظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں محترم صوبائی امیر صاحب، صوبائی قائد صاحب احباب و خواتین حیدر آباد، سکندر اباد، یادگیر محبوب نگر، وڈمان، گارلہ پہاڑ، نندیال، چنتہ ریوو، منگل چیڑ، کریمدلہ، امرچنتہ سے کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ جبکہ چنتہ کنٹہ کے غیر احمدی اور ہندو و عیسائی افراد بھاری تعداد میں اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور سیرۃ آنحضرت ﷺ کی تقاریر سے بہت متأثر ہوئے۔

تمام حاضرین جلسہ کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیریں ثمرات پیدا فرمائے۔

پکنک مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام بمقام رامن پہاڑ ڈیم ایک پکنک منائی گئی۔ جس میں خصوصی مہمان کے طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بنفس نفیس تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے انصار، خدام، اطفال کے علاوہ حیدرآباد اور یادگیر سے بھی بعض احباب اس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس کے لئے خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ نے خصوصی تعاون دیا۔ اطفال کو تیرنا سکھایا گیا مختلف کھیلوں کا اور مزاحیہ پروگرام ہوا نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔

(پی ایم رشید مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ)

بلاری (کرناٹک) ۳۰ مئی ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ بلاری کو مکرم مقصود شریف صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر موصوف کی ہی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کا موقعہ ملا۔ عزیز حافظ عبدالشکور صاحب نو مبائع نے قرآن پاک کی تلاوت کی مکرم محمد اکبر صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ مکرم اسد اللہ صاحب نے سیرۃ آنحضرت ﷺ کے موضوع پر تقریر کی بعدہ خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی صداقت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے صداقت انبیاء کی روشنی سے حضرت امام مہدیؑ کی صداقت کی جھلکیاں پیش کیں بعدہ مکرم اسد اللہ صاحب نے آنحضرت ﷺ کی شان میں سلام پیش کیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کرائی۔ اس جلسہ میں جماعتی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی افراد بھی شامل تھے ان غیر احمدی احباب میں سے ایک حافظ صاحب جو زیر تبلیغ تھے کو بعد جلسہ بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد جلسہ مکرم مقصود شریف صاحب کی طرف سے موجود احباب کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

(فضل حق خان مبلغ سلسلہ مقیم تھلک)

کانپور (یوپی) ۲۵ مئی ۲۰۰۲ء کو مکرم جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ کانپور کی زیر صدارت کانپور احمدیہ مسلم مشن ہاؤس میں بعد نماز مغرب وعشاء شام آٹھ بجے جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت خاکسار نے کی اور نظم مکرم صدر صاحب نے پڑھی بعدہ جماعت کے چند احباب مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی، مکرم محمد احمد صاحب، مکرم جناب ستار صاحب سیکرٹری لوکل فنڈ اور خاکسار نے سیرۃ النبی ﷺ کے بعض پہلو بیان کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(شمشاد علی بادل معلم سلسلہ کانپور)

☆☆☆

کمپیوٹر کیا ہے؟ اس کی تاریخ اور ترقی کے مختلف ادوار

(محترم قدرت اللہ ایاز صاحب ایم ایس سی فزکس)

کمپیوٹر لاطینی زبان کے لفظ کمپیوٹ سے نکلا ہے جس کے اردو میں لفظی معنی ''گننے والا یا شمار کرنے والا یا حل کرنے والا ہوتا ہے اگر ہم کمپیوٹر کے صرف لفظی معنی پر انحصار کرتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے۔ کمپیوٹر پر انسان یا تو کسی چیز کو گن سکتا ہے یا پھر پہلے سے گنی ہوئی اشیاء رقوم یا الفاظ وغیرہ کو اپنے شمار میں لاتے ہوئے اس کا حساب کتاب رکھ سکتا ہے۔ مگر ہم جب دیکھتے ہیں کہ آج کل کے ترقی یافتہ دور میں کمپیوٹر پر لاتعداد قسم کے کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں تو کمپیوٹر کے یہ لفظی معنی اس کا اصل مفہوم واضح کرنے میں بہت ہی ناکافی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اگر ان تمام کاموں کی ذرا تفصیل میں جائیں جو آج کل کے جدید کمپیوٹر پر سرانجام دیئے جا سکتے ہیں تو یہ عقل دنگ رہ جاتی ہے

کمپیوٹر کیا ہے؟

ہم میں سے جب بھی کوئی پہلی دفعہ کمپیوٹر کے بارہ میں سوچتا ہے یا اس کو دیکھتا ہے تو درج ذیل سوالات اس کے ذہن میں آتے ہیں۔

(1) حقیقت میں کمپیوٹر کیا ہے؟

(2) کیا میں اس کو آسانی سے سمجھ سکتا ہوں؟

(3) کیا اس کا استعمال بہت ہی مشکل کام ہے؟

(4) کمپیوٹر کیا کچھ کر سکتا ہے؟

(5) کمپیوٹر کن شعبوں میں استعمال ہو رہا ہے اور ان کی ہمیں کیوں ضرورت پیش آتی ہے

کمپیوٹر:: کمپیوٹر ایک ایسی مشین ہے جو بہت سارے اور مختلف قسم کے کام سرانجام دے سکتا ہے۔ مثلاً یہ ایک فینسی ٹائپ رائٹر کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ یہ آپ کی رقومات کے لین دین کا حساب و کتاب جس کو آپ بجٹ کہتے ہیں رکھ سکتا ہے یہ ایک بہت وسیع نوٹ بک کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ جس میں آپ نام پتہ فون نمبر وغیرہ محفوظ کر سکتے ہیں۔ یہ ایک Paint Brush اور Canvas کے طور پر بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

کمپیوٹر اور جدید دور

آج کے جدید دور میں کمپیوٹر کے ذریعے میزائلوں کو بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے اس طرح یہ میدان جنگ میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے کمپیوٹر کی مدد سے جدید طرز پر ڈاکٹری علاج کیا جاتا ہے جس میں کمپیوٹر خود ہی مرض کی تشخیص کرتا ہے اور اس مرض کی مناسبت سے دوا بھی تجویز کرتا ہے۔

یہ تمام کام اور اس سے بھی کہیں زیادہ کمپیوٹر پر کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ ایک مشین ہی کہلاتی ہے جس پر آپ دوسری تمام مشینوں کی طرح مکمل کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں

کمپیوٹر کی تاریخ

زمانہ قدیم سے انسان ڈیٹا کو تجزیہ کرنے اور حساب کتاب کرنے کے لیے اپنی مدد کے لیے مختلف اقسام کی مشینیں بناتا رہا ہے یہ مشینیں تین مختلف اقسام میں آتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ایسی مشینیں جن میں تکنیک بھی ہو اور جنہیں انسان کی مدد سے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے جیسے ایبا کیس (Abacus) اور سلائیڈ رول

2۔ دوسری قسم میں ایسی مشینیں آتی ہیں جن میں تکنیک اور پاور استعمال کی گئی ہو جیسے ڈیسک کیلکولیٹر اور پنچ کارڈ (Punch card) پر پڑے ہوئے ڈیٹا کو پروسیس کرنے کے لیے مشینیں شامل ہیں۔

ایبیکس

(Abdcus)

کمپیوٹر کی حساب کتاب سے متعلق تاریخ اس مشین سے شروع ہوتی ہے یہ مشین بائیس سو قبل از مسیح استعمال کی جاتی رہی ہے Abacus کا لفظ یونانی لفظ Abax سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے بورڈ یا کیلکولیٹنگ۔ کیلکولیٹ کا لفظ کیلکولی (Calculi) سے لیا گیا ہے جو کہ ایبکس کے تار پر لگے ہوتے ہیں جنہیں پیلز بھی کہہ سکتے ہیں۔ مورخین کہتے ہیں کہ اسے چینیوں نے ایجاد کیا تھا۔ چین میں اس کو سوان پان کہتے ہیں جبکہ جاپان میں اس کا نام سوروبان ہے۔

ایبکس ایک فریم ہوتا ہے جس میں تاروں یا راڈ کے اوپر Beads لگے ہوتے ہیں حساب کتاب کے چار اصول (-،+،×،÷) اس کی مدد سے ہوتے ہیں۔ جمع کا اصول تو عام ہے اس سے پیچیدہ آپریشن بھی اسکوائر روٹ (Square Root) یا کیوب روٹ بھی کسی نمبر کے نکالے جا سکتے ہیں۔

نیپئر بونز

(NAPIER BONES)

اسکاٹ لینڈ کے رہنے والے ایک ریاضی دان جان نیپئر نے دو مختلف طریقے ضرب اور تقسیم کے عمل کو سادہ بنانے کیلئے 1600ء میں بتائے تھے۔ جان نیپئر نے سب سے پہلے راڈ ایجاد کئے جنکو نیپئر بونز کہتے ہیں اور جن کے ذریعے ضرب کا عمل کیا جاتا ہے۔

دوسرے اس نے لاگر تھم کا ٹیبل بنایا۔ جان نیپئر نے اس میں کارڈ بورڈ کے مستطیل نما ٹکڑے استعمال کئے۔ اور ہر ایک کارڈ بورڈ کو نو جو کور حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اور ان حصوں کو ترتیب وار نمبر لگائے تھے جو کہ صفر سے عدد نو تک ہوتے ہیں۔

چارلس بے بیج کا ڈیفرینس انجن

CharlesBabbage's Diffrence Engine

1813ء میں کیمبرج یونیورسٹی کے ایک ریاضی دان پروفیسر چارلس بے بیج نے ایک ایسا انجن ایجاد کیا تھا جو ساری کیلکولیشن کرتا تھا اور یہ کیلکولیشن ٹریگونومیٹری اور لاگر تھم کے مسائل حل کرتا تھا چارلس بے بیج نے پھر ایک اینالیٹک انجن ایجاد کیا جو ایک وقت میں کئی عمل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اس کے علاوہ یہ انجن ڈیٹا کو سٹور کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا تھا۔ یہی پروگرام سٹور کرنے کا نظریہ آج کل کے جدید کمپیوٹروں میں استعمال ہو رہا ہے۔

بولین الجبرا

Boolean Algebra

بولین الجبرا عام طور پر کمپیوٹر کی اس لاجک کو کہا جاتا ہے جو تجزیہ کیلئے ایک ایسا مربوط طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس کی مدد سے کسی چیز کا موازنہ کرنے کے بعد لاجک کو تبدیل کیا جا سکے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کمپیوٹر کیلئے کسی پروگرام کا لاجک بنانا کافی مشکل اور پیچیدہ عمل ہے۔ پروگرام کے لاجک کا تجزیہ کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ بولین الجبرا اس تجزیے کیلئے ایک مربوط طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ اس الجبرا کو انگلش ریاضی دان جارج بولی کا نام دیا گیا ہے۔ اس نے لاجک میں ریاضی کی علامتیں استعمال کیں ہیں اور ایسے قوانین وضع کئے ہیں جن کی مدد سے کسی چیز کا موازنہ کرنے کے بعد لاجک کو تبدیل کیا جا سکے۔

ایک بات غور طلب ہے کہ کمپیوٹر ڈیزائن کرنے میں ریاضی کی لوجک کیوں ضروری ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے ایک سوئچ کی مثال لیتے ہیں۔ اگر سوئچ کھلا ہے تو اس کی قدر (Value) صفر ہوگی اور اگر سوئچ بند ہے تو اس کی قدر ایک ہوگی۔ بولین الجبرا میں سوئچ کی دو حالتیں ہوتی ہیں سوئچ کی قدر اگر صفر ہے تو وہ لاجک غلط کہلائے گی اور سوئچ کی قدر ایک ہوگی تو وہ لاجک صحیح کہلائے گی۔

پہلا الیکٹرونک کمپیوٹر

1930ء میں ایک انگریز ریاضی دان نے ایک ایسی الیکٹرونک مشین تخلیق کی جس کے ذریعہ کاغذ پر لکھنے کی صلاحیت پیدا کی گئی۔ اس مشین کو ٹرننگ مشین (Turning Machin) کہا جاتا تھا۔ اس مشین کی تعمیر میں رابنسن نے بھی کافی حد تک مدد کی تھی اس کمپیوٹر سے برطانیہ نے دوسری جنگ عظیم میں جرمن پیغامات کوڈی کوڈ کیا تھا۔

1950ء میں اس مشین ٹرنگ کے ذریعہ ایک کتاب بھی شائع کی گئی تھی۔ جس کا عنوان کمپیوٹر مشینری اینڈ انٹیلی جنس تھا۔

جون ایٹناسوف

1939ء میں جون ایٹناسوف نے ایک کمپیوٹر ABC کے نام سے تخلیق کیا تھا یہ سب سے پہلا مخصوص مقاصد حاصل کرنے کا الیکٹرونک کمپیوٹر تھا جس میں گریجویٹ طلباء کو الیکٹرونک مشین کے ذریعہ ایکیوشین کے مسائل حل کرنے کیلئے طریقہ کار بتائے جاتے تھے۔

مارک ا (Mark 1)

ایڈوانس کمپیوٹر کی تاریخ 1937ء سے ہارورڈ یونیورسٹی سے شروع ہوتی ہے۔ جبکہ اس یونیورسٹی کے اساتذہ فزکس پر کام کرتے تھے۔ ہورڈ ایکن نے بڑے بڑے اعداد و شمار کو پروسیس کرنے کیلئے ایک مشین بنائی جو کہ ریاضی کے مساوات حل کر سکتی تھی۔

کچھ عرصے کے بعد ایکن نے اپنی مشین میں تبدیلیاں کیں جس سے مزید کیلکولیشن ہونا شروع ہوگئی۔ اس عرصہ کے دوران اس نے عام مقصد کیلئے حساب کتاب کرنے والی مشینوں کے متعلق سوچا جو کہ مختلف مسائل حل کر سکتی تھیں۔

IBM کارپوریشن نے اس کام میں دلچسپی لی اور ان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس میں ضروری تکنیک کی فراہمی بھی شامل تھی۔ اس کے بعد جو مشین بنائی گئی اس کو مارک ہارورڈ مشین کہتے ہیں۔ یہ IBM کی فیکٹری نیویارک میں بنائی گئی تھی اور ہارورڈ یونیورسٹی میں 1944ء میں لگائی گئی تھی۔

مارک 1 یا آٹومیٹک ترتیب کنٹرول کیلکولیٹر ایک بڑا مشینی کیلکولیٹر تھا اس میں حساب کرنے کیلئے 72 کاؤنٹر تھے اور سوئچوں کے 60 سیٹ تھے جن کے ذریعہ مستقل قدر سیٹ کی جاتی تھی اور سوئچوں کے ذریعہ اسے کنٹرول کیا جاتا تھا۔

ENIAC

ENIAC سے مراد Electronic Numerical Integrator and Calculater ہے۔ پنسلوینیا یونیورسٹی میں موری اسکول آف الیکٹریکل انجینئرنگ 1943ء سے پہلا صحیح الیکٹرانک کمپیوٹر بننا شروع ہوا اور 1946ء میں تیار ہوا۔ اس میں الیکٹرومکینیکل حصوں کے علاوہ 18000 ویکیوم ٹیوبز (Vacuum Tubes) استعمال کی گئی تھیں۔ اسے انجینئر ایکرٹ اور ماہر طبیعات جان موشلے نے تیار کیا تھا۔

ENIAC اس وقت دنیا میں سب سے پیچیدہ سسٹم تھا۔ ENIAC کی اونچائی دس فٹ اور چوڑائی بھی دس فٹ تھی۔ لمبائی 100 فٹ ہوتی تھی۔ ENIAC کمپیوٹر کو چلانے کیلئے پہلے ایک پروگرام دینا پڑتا تھا اور کسی مسئلہ کو حل کرنے کیلئے اسے

ہاتھوں سے چلانا پڑتا تھا۔ ENIAC ایک سیکنڈ میں ضرب کے 300 عمل کر لیتا تھا۔

EDVAC

EDVAC سے مراد Electronic Discret Variable Automatic Computer ہے۔ اس کمپیوٹر کو ایکن موشلے اور اسکے دوسرے ساتھیوں نے تیار کیا تھا جس کا نام Edvac رکھا گیا تھا۔ اس کمپیوٹر میں ریاضی عمل کیلئے بائنری نمبرز استعمال کئے گئے تھے اور اسٹوریج کیلئے ہدایات بھی بائنری فارم میں دی گئی۔

یہ بیلاسٹک ریسرچ لیباریٹری کیلئے 1947ء سے 1950ء کے عرصہ میں اسکول آف الیکٹریکل انجینئرنگ میں ڈیزائن کیا گیا تھا۔

EDVAC پروگرام اسٹور کرنے والی پہلی مشین تھی جو کہ ڈیٹا اور ہدایات کیلئے بائنری نمبر سسٹم کو استعمال کرتی تھی۔ جس میں ایک ورڈ میں بٹس کی تعداد 44 تھی۔ اس میں پہلا پروگرام اس کی سورٹنگ کی روٹین تھی جو کہ اس مقصد کیلئے ڈیزائن کیا گیا تھا تاکہ نمبرز کو ترتیب میں کیا جا سکے۔ اس مشین میں ٹیوبز پارہ کے ذریعہ بھردی جاتی تیں۔ اور ان کو ایک سرے سے بند کر دیا جاتا تھا۔ کوارٹز کرسٹل کے ذریعہ الیکٹریکل لہریں الیکٹرونی کرسٹل کے ذریعہ سے ایک سرے پر عمل کرتی تھیں اور یہ توانائی میں تبدیل ہو جاتی تھیں۔ یہ لہریں مائع میں پہنچ جاتی تھیں اور انہیں مستقل درجہ حرارت پر رکھا جاتا تھا۔ اس عمل کے ذریعہ 384 لہریں (Pulses) عارضی طور پر ایک وقت میں پارہ کی ٹیوب میں ایک وقت میں گزر سکتی ہیں۔ جب یہ لہریں کوارٹز کرسٹل کے سرے تک پہنچتی ہیں تو یہ الیکٹریکل پلز میں منتقل ہو جاتی تھیں اس طرح یہ لہریں حرکت کرتی تھیں۔ یہ اس وقت تک سٹور کی جا سکتی تھیں جب تک اس کو پاور ملتی رہتی تھی۔

Whirl Wind-I کمپیوٹر

کمپیوٹر ٹیکنالوجی کو ترقی دینے میں میچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کا بھی کافی ہاتھ ہے۔ جنہوں نے ایک کمپیوٹر بنایا جس کا نام Whirl Wind-1 تھا اور اس کے بنانے میں امریکہ کے نیول ریسرچ آفس اور ائیرفورس نے تعاون کیا۔

یہ Whirl Wind-1 کمپیوٹر مارچ 1951ء میں ڈیجیٹل کمپیوٹر لیباریٹری میں سب سے پہلے تجرباتی طور پر استعمال کیا گیا۔ یہ مشین صحیح معنوں میں پروگرام سٹور کرنے والا کمپیوٹر تھا۔ اس میں 32 مختلف قسم کے عمل کئے جاتے تھے۔ جس میں ریاضی سے متعلق تمام امور جیسے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم، شروط اور غیر مشروط کنٹرول کی منتقلی وغیرہ شامل کی گئی تھیں جس کے ذریعہ ان پٹ اور آؤٹ پٹ مشینوں کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

اس کمپیوٹر میں الیکٹر اسٹیٹک میموری استعمال کی گئی ہے جس میں ڈیٹا اور ہدایت کو سٹور کیا جا سکتا اسٹوریج 16 کیتھوڈ ریز ٹیوبز سے بنایا گیا جو کہ بالکل ٹی وی سیٹ کی طرح تھا۔ ہر ٹیوب میں 32×32 کے ترتیب دیئے ہوئے سپاٹ تھے جن میں برقی رو کو گزارا جاتا تھا اور وہ 1024 بائنری اعداد کو سٹور کرنے کے کام آتی تھی۔ تجارتی مقاصد کیلئے اسی قسم کا اسٹوریج بنایا گیا۔ بعد میں میگنیٹک کور میموری استعمال میں آئی اس وقت بھی میموری کیلئے بنیادی میڈیا یہی استعمال ہوتا تھا۔ میچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں 1953ء میں ہی میموری استعمال کی گئی جس میں 32×32×17 کورز تھیں اور ان کی گنجائش 2048 رجسٹرز کے برابر تھی جبکہ ایک رجسٹر 16 بائنری ڈیجٹ کو سٹور کر سکتا تھا۔ پھر ان پٹ آؤٹ پٹ مشینوں کو مزید ترقی دی گئی۔ ان میں پیپر ٹیپ ریڈر اور پنچ الیکٹرو مکینکل ٹائپ رائٹر کا اضافہ کیا گیا تھا جبکہ میگنیٹک ٹیپ اور ڈسک بعد میں زیر استعمال آئے۔

Univac کمپیوٹر

Univac سے مراد Universal Automatic Computer ہے۔ Univac کو 1940ء کے عشرہ میں جے پریسپر ایکرٹ اور جان موشلے نے بنانا شروع کیا اور اس کمپیوٹر کو مارکیٹ میں ایکرٹ موشلے کمپیوٹر کارپوریشن کے ذریعہ متعارف کرایا گیا۔ اور بعد میں یہ کارپوریشن رمنگٹن رینڈ کے ساتھ منسلک ہو گئی اور اسکا نام اسپیری رینڈ کارپوریشن یونی ویک ڈویژن رکھا گیا۔

Univac اس لحاظ سے اہم ہے کیونکہ یہ تجارتی مقاصد کیلئے پہلا کمپیوٹر تھا۔ اپریل 1951ء میں امریکہ بیورو آف سینسز نے پہلا Univac کمپیوٹر لگایا۔

جبکہ کاروباری مقاصد کیلئے یہ لوزلے میں جنرل الیکٹرک والوں نے 1954ء میں لگایا۔ Univac میں اسی ٹیکنالوجی کو استعمال کیا گیا جو Edvac میں تھی۔ لیکن اس نے ون ایڈریس سٹرکچر استعمال کئے۔ Univac کا تعلق Enaic اور inac سے تھا۔ سٹوریج میں سو مرکری ڈیلے لائنز مہیا کی گئی تھیں جن کی گنجائش 1000 الفاظ تھی جن میں ڈیٹا رکھا جاتا تھا اور یہ الفاظ اور بارہ ڈیسی ملی کیریکٹرز کو اسٹور کر سکتا تھا۔ ان کیریکٹر میں الیفا بیٹکس، نیومیرک اور اسپیشل کیریکٹرز شامل تھے۔ ڈیٹا کو پڑھنے یا لکھوانے کیلئے میگنیٹک ٹیپ استعمال کی جاتی تھی اور یہ سسٹم 48 بنائے گئے تھے۔ Univac کا نام کمپیوٹر کیلئے کچھ عرصہ تک چلتا رہا پھر IBM کارپوریشن والوں نے اس کا نام IBM کمپیوٹر رکھ دیا۔

کمپیوٹر کے دور یا نسل
Computer Generation

کمپیوٹر کا دور پانچ حصوں پر مشتمل ہے:

پہلی نسل کے کمپیوٹر کی مدت 1951-1958ء

دوسری نسل کے کمپیوٹر کی مدت 1959-1964ء

تیسری نسل کے کمپیوٹر کی مدت 1965-1974ء

چوتھی نسل کے کمپیوٹر کی مدت 1975-1989ء

پانچویں نسل کے کمپیوٹر کی مدت 1990ء تا حال

کمپیوٹر کی پہلی نسل

کمپیوٹروں کی پہلی نسل کا آغاز 1951ء سے ہوا۔ IBM کارپوریشن نے اپنا پہلا مکمل کمپیوٹر جس کو 701 کہا جاتا ہے نصب کیا۔ بنیادی طور پر یہ سائنسی مسائل حل کرنے کیلئے بنایا گیا تھا اور اس کے اندر الیکٹروسٹیٹک اسٹوریج ٹیوب میموری استعمال کی گئی تھی۔

اس میں ان پٹ آؤٹ پٹ ڈیوائسز کیلئے میگنیٹک ٹیپ اور ڈرم استعمال کئے گئے تھے۔ یہ سب سے پہلا کمپیوٹر تھا جس میں ٹیپ کو ڈیٹا ریکارڈ کرنے اور پڑھنے کیلئے استعمال کیا گیا تھا۔ اس کے ریکارڈ کرنے کی گنجائش 100 بائٹس فی انچ تھی۔ یہ آٹھ انچ ڈایا میٹر کی ریل 12500 پنچڈ کارڈز (Punched Cards) کا ڈیٹا اسٹور کر سکتی تھی۔ اور ان کی کل تعداد 19 تھی بعد میں IBM کارپوریشن IBM702 اور IBM650 دوسرے نظاموں کیلئے بنائے گئے لیکن IBM650 نے بہت شہرت حاصل کی اور اگلے پانچ سالوں کیلئے بہت کامیاب رہا۔ اس عرصہ کے دوران میں اکثر استعمال ہونے والے کمپیوٹر کو پہلے دور یا نسل میں شامل کیا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کی دوسری نسل

کمپیوٹر کی دوسری نسل کا آغاز 1959ء سے ہوتا ہے۔ پہلی نسل کے کمپیوٹروں میں ویکیوم ٹیوبز کو استعمال کیا گیا تھا یہ ویکیوم ٹیوبز عام طور پر جل جاتے تھے اور کسی بڑے کام کرنے کیلئے بڑی تعداد میں ویکیوم ٹیوبز فاصل رکھنا پڑتی تھیں جو ویکیوم جل گئیں اس کو تبدیل کرنا پڑتا تھا لیکن جب ٹرانسسٹر ایجاد ہوا جو وہی کام سرانجام دیتا ہے جو کہ ویکیوم ٹیوبز کرتی ہے لیکن ٹرانسسٹر سائز میں چھوٹا قیمت میں کم تھوڑی سی حرارت پیدا کرنے والا اور آن کرنے کیلئے اس کو ذرا سی طاقت کی ضرورت ہوتی تھی لیکن کام کرنے میں ویکیوم ٹیوبز سے زیادہ تیز اور قابل اعتماد تھا۔

ٹرانزسٹر سے سرکٹ کو مکمل کرنے کیلئے ان کو کیپسٹرز اور ریزسٹرز اور دوسرے عناصر کے ساتھ سرکٹ کارڈ کے اوپر اکٹھا کر دیا جاتا تھا۔ کارڈ کی دوسری طرف اس سرکٹ کا کرنٹ دیا جاتا تھا تاکہ سرکٹ کا پتا لگ سکے۔ اس کے بعد ان کارڈز کو تاروں کے ذریعہ آپس میں منسلک کر دیا جاتا تھا تاکہ لاجک اور پروسیسنگ کے ذریعہ کنٹرول کر سکیں۔ 1956ء میں فوجی مقاصد کیلئے ویکیوم ٹیوبز کے بجائے اینٹی گریڈ سرکٹ استعمال ہونے شروع ہوئے اور 1959ء میں تجارتی مقاصد کیلئے بھی استعمال شروع ہو گیا۔ دوسری نسل میں زیادہ تر مندرجہ ذیل کمپیوٹروں کو استعمال کیا جاتا تھا:

IBM1620 یہ کمپیوٹر چھوٹا تھا اور اسے سائنسی مقاصد کیلئے استعمال کرتے تھے۔

IBM401 یہ کمپیوٹر درمیانے سائز کا تھا اور اسے تجارتی مقاصد کیلئے استعمال کرتے تھے۔

IBM7094 یہ کمپیوٹر بڑا اور سائنسی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔

کمپیوٹر کی تیسری نسل

تیسری نسل کے کمپیوٹروں کا آغاز 1965ء میں ہوا ان کمپیوٹرز میں ٹرانسسٹرز کے استعمال کے دوران مائیکرو الیکٹرونک کے استعمال کا رجحان بڑھا تو اس تکنیک کی وجہ سے چھوٹے مگر رفتار میں تیز اور زیادہ قابل اعتماد حصے بنائے گئے۔ اس میں دو طرح کی تحقیقات زیادہ استعمال ہیں۔ سولیڈ لاجک ٹیکنالوجی اور دوسری مونو لیتھک اینٹی گریٹڈ سرکٹ زیر استعمال ہیں۔

سولیڈ لاجک ٹیکنالوجی IBM نے متعارف کروائی۔ یہ سرامکس بیس پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کے اوپر چھوٹے چھوٹے چپس اور ٹرانسسٹرز ڈائیوڈز لگائے جاتے ہیں۔ ان کو سرکٹ کے ذریعہ منسلک کر دیا جاتا تھا۔

ان سرکٹوں میں ڈیٹا کو رکھنے کی صلاحیت زیادہ ہے۔ پروسیسنگ کی رفتار تیز اور طاقت کی کم ضرورت پڑتی ہے جتنی کہ دوسری نسل کے کمپیوٹروں میں طاقت کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس تکنیک کی مدد سے پہلی نسل کے کمپیوٹروں کے مقابلے میں کمپیوٹر کی پروسیسنگ 10,000 گنا بڑھ گئی ہے۔

کمپیوٹر کی چوتھی نسل

کمپیوٹروں کی چوتھی نسل کا آغاز 1975ء سے ہوا۔ یاد رکھیں 1970ء میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں جو نمایاں پیش رفت ہوئی اس میں مائیکرو پروسیسر (Microprcessor) اور ان پٹ آؤٹ پٹ ڈیوائس (Device) کی ترقی شامل ہے۔ مائیکرو پروسیسر ایک چھوٹی سولیڈ اسٹیٹ مشین ہے لیکن یہ ایک چھوٹا سا مکمل کمپیوٹر ہے۔ یہ بڑے کمپیوٹر کے مقابلے میں کم طاقتور ہے۔ اور یہ مختلف جگہوں پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پیٹرول پمپ کو کنٹرول کرنے، ٹکٹ جاری کرنے، پرنٹنگ کی مشینوں اور کپڑے دھونے والی مشینوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کی پانچویں نسل

کمپیوٹر کی پانچویں نسل کا آغاز 1990ء میں ہوا۔ جاپانی قوم نے ایک ایسا کمپیوٹر جو انسانوں کی طرح سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایجاد کیا۔ جو مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) رکھتا ہے۔ اس کو AI کمپیوٹر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے کمپیوٹر بھی ایجاد ہوئے جو آواز کے ذریعہ ڈیٹا کو میموری میں سٹور کرتے ہیں اور انسانوں، جانوروں اور قدرتی مناظر کی تصاویر وغیرہ بھی میموری میں رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نیٹ اور انٹرنیٹ کا پوری دنیا میں جال بچھا دیا ہے۔ مذکورہ بالا سسٹم کے کمپیوٹر پانچویں نسل میں آتے ہیں۔ اور ابھی پانچویں نسل کے کمپیوٹروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ☆☆☆

میری اہلیہ محترمہ فرحت اختر کا ذکر خیر

(از محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندرآباد)

میری اہلیہ محترمہ فرحت اختر حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی تھیں اور حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھی۔ آپ ۱۹ نومبر ۱۹۳۹ء کو فروز پور میں پیدا ہوئی تھیں۔ میرے دادا جان حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا تھا کہ وہ میری شادی فرحت اختر صاحبہ سے کرنا چاہتے ہیں اگر حضور کو مناسب معلوم ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے جواب موصول ہوا کہ مولوی عبدالمالک صاحب کی بیٹی بہت اچھی ہے۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے درخواست کی گئی کہ وہ نکاح پڑھائیں۔ حضور نے ازراہ شفقت کراچی میں ۷ رمارچ ۱۹۵۹ء کو ہمارا نکاح پڑھا۔ حضور بیمار تھے لیکن اس کے باوجود لیٹے لیٹے خطبہ نکاح پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی بے شار رحمتیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو بہت بابرکت کیا اور میری بیوی میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک رہی اور ان سے مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ بچے عطا فرمائے۔ سلطان محمد۔ مبارکہ نصرت (زوجہ کریم احمد شریف صاحب) صالحہ عتیقہ (زوجہ ڈاکٹر محمود قریشی صاحب۔ منصورہ (زوجہ محمد رشید طارق صاحب) اور خالد احمد۔

نکاح سے قبل خاکسار کو نہ ریسرچ کے کام میں کامیابی حاصل ہوئی اور نہ کوئی ملازمت ملی۔ نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے لئے بڑی ترقیات کے دروازے کھولے۔ امریکہ جا کر فلکیات کی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار اکتوبر ۱۹۵۹ء کو وہاں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ میں اپنی اہلیہ کو اپنے پاس بلا لوں۔ ۲۶ رجنوری ۱۹۶۱ء کو وہ امریکہ پہنچی۔ محترم پروفیسر خلیل احمد ناصر صاحب مرحوم نے ہمارا استقبال نیو یارک میں کیا اور اپنے گھر ٹھہرایا۔ پھر ہم Williams Bay کے لئے روانہ ہوئے جہاں خاکسار کا قیام تھا۔ ۱۹۶۱ تا ۱۹۶۳ء تین سال ہم امریکہ میں ساتھ رہے۔ میری اہلیہ نے دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے میری مدد کی۔ علاوہ ازیں گھنٹوں کام کر کے بعض حسابات بھی مجھے کر کے دئے تا میرا وقت بچ جائے۔

پی ایچ ڈی (Ph.D) کی تعلیم کی تکمیل کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنی اہلیہ کے ساتھ عمرہ کرنے کی سعادت بخشی اور ربوہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اسکے بعد نومبر ۱۹۶۳ سے ہم سکندرآباد میں مقیم رہے۔

ایک جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر میری اہلیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضور میرے عزیز ربوہ میں آپکے قریب رہتے ہیں۔ دور ہونے کی وجہ سے میں آپ کے قرب سے محروم ہوں تو حضور نے یہ فرما کر دلجوئی فرمائی کہ ان کی مثال تو عام کھانوں کی طرح ہے جو ہر روز ملتا ہے۔ آپ تو پلاؤ کی طرح ہیں جو کبھی کبھی میسر آتا ہے۔

۱۹۹۱ء میں میری بیٹی مبارکہ نصرت کی شادی میں شرکت کے لئے میری اہلیہ دوبارہ امریکہ گئی تھی۔ وہ تنہا گئی میرے بھائی راشد محمد الٰہ دین صاحب نے شادی کے لئے سارا انتظام کیا تھا۔ واپسی پر بفضلہ تعالیٰ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن میں ملاقات کی سعادت حاصل کر کے ہندوستان آئی تھی لندن میں حضور نے ایک شعر پڑھ کر انہیں سنایا۔ اور پوچھا کہ یہ کس کا شعر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ میرے دادا کا لگتا ہے۔ حضور صحیح جواب سن کر خوش ہوئے۔ نیز جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم سب کے ساتھ بھی حضور سے ملاقات کرنے کی سعادت عطا فرمائی تھی۔ الحمدللہ

میری اہلیہ ایک مثالی بیوی تھی۔ زندگی بھر ہر طرح مجھے ان کا تعاون حاصل رہا۔ دعا گو، ہمدرد، قدردان اور بہادر تھی۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے بہت محبت تھی۔ میرے والدین محترم علی محمد الٰہ دین صاحب مرحوم اور محترمہ فیض النساء صاحبہ کی بہت خدمت کی اور دونوں کی وفات کے وقت وہ قریب تھی۔ اپنے والد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کو بہت یاد کیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ترقیات دیں اس میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ خاکسار سائنس کے تعلق سے اور جماعتی کام کے تعلق سے سفروں پر جاتا اور وہ سارا بوجھ خوشی سے اٹھا لیتی میری حوصلہ افزائی کرتی اور کامیابی پر بہت خوش ہوتی۔ میرے پانچوں بچوں کے علاوہ میری پوتی فرحانہ کو بھی اس نے خود قرآن مجید ناظرہ پڑھایا۔ فرحانہ کو اس نے کئی سورتیں حفظ کروائیں۔ اور نظمیں یاد کرائیں جو وہ خوش الحانی سے پڑھتی ہے۔

مطالعہ دینی کتب اور جماعت کے کاموں سے بہت دلچسپی تھی۔ کئی سالوں تک لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کی صدر رہیں۔ جلسہ سالانہ قادیان کی تقاریر تیار کرنے میں خاکسار کی حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کا ایک واقعہ یہ ہے جب ہم جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء کے لئے روانہ ہونے کے لئے سکندرآباد سٹیشن پہنچے تو وہ جوڑوں میں درد کی وجہ سے ریل کی روانگی کے وقت تک اپنے ریل کے ڈبے تک نہیں پہنچ سکی۔ تشویش ہوئی کہ اب ریل چلی جائے گی۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ خلاف معمول ریل لیٹ ہوگئی۔ اور نہیں چلی جب تک کہ وہ پہنچ گئی۔

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء کے ختم ہونے کے بعد انہوں نے رمضان کا مہینہ اور مزید ایام قادیان میں گذارے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے ان کے ساتھ بہت ہی پر شفقت سلوک فرمایا۔ اپنے پاس ٹھہرایا۔ میری بیٹی اور داماد کے ساتھ بھی وقت گذارا۔ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں قیام کی جو توفیق بخشی اس پر بہت خوش تھی۔ اپنی والدہ محترمہ اور عزیزوں سے ملنے کے لئے پاکستان جانے کا ارادہ تھا لیکن حالات خراب ہونے کی وجہ سے نہ جا سکی۔ جنوری ۲۰۰۲ء میں میری طبیعت خراب ہوگئی تو یہ سنتے ہی اول ریل سے میرے پاس آگئی۔ میری بیٹی منصورہ سے کہا کہ میں نے زندگی بھر ان کا ساتھ دیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آخری وقت ان کا ساتھ نہ دوں۔ ان کے آنے کے بعد بفضلہ تعالیٰ میری صحت جلد اچھی ہوگئی۔

جوڑوں میں درد ان کو عرصے سے تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ کام کرتی جاتی تھی۔ خدام الاحمدیہ سکندرآباد نے مئی 2002 میں تین ہفتے بچوں کو پڑھانے کیلئے کلاسوں کا انتظام کیا تھا۔ اس میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا اور اطفال کی باقاعدگی سے کلاسیں لیں اور اجتماع کی تیاری بھی کروائی۔ وفات سے صرف دو روز قبل خدام الاحمدیہ سکندرآباد کا اجتماع ہوا۔ انہیں ایک ہفتہ سے بخار چل رہا تھا اس کے باوجود انہوں نے از خود دوا کی گولیاں کھالیں تا بخار نہ چڑھے۔ اس اجتماع کے پروگرام کو تا اختتام رات کے گیارہ بجے تک سنا، لطف اٹھایا، بچوں کو بہت پیار کیا اور اپنی طرف سے انہیں تحفے بھی دئے۔

وفات سے ایک روز قبل ۹ جون کو شام کے وقت حلقہ فلک نما میں توسیع مسجد کا افتتاح اور جلسہ سیرۃ النبی ﷺ تھا۔ خاکسار اس پروگرام میں شرکت کے لئے جلد چلا گیا بعد میں میرے بیٹے سلطان محمد نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا وہ بھی اس پروگرام میں جائے انہوں نے خوشی سے رضامندی ظاہر کی اور میرے بیٹے نے بھی پروگرام میں شرکت کی میرے چھوٹے بیٹے خالد احمد گھر میں ان کے ساتھ رہے۔ ۱۰ جون کو ان کی طبیعت بہت خراب ہوگئی۔ دوپہر تین بجے ہمارے ڈاکٹر مکرم عبدالرزاق صاحب تشریف لائے اور معائنہ کر کے اطلاع دی کہ وہ وفات پا چکی ہیں۔ آخری وقت سلطان محمد سورہ یٰسین پڑھ رہے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

۱۱ جون کو دوپہر اڑھائی بجے سکندرآباد میں محترم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی بعد ازاں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے جنازہ میں شرکت کی۔

تابوت کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی تک اور بذریعہ Van قادیان تک لایا گیا۔ میرے ساتھ سلطان محمد اور فرحانہ تھے۔ محترم مولوی خورشید احمد انور صاحب، محترم وحیدالدین صاحب شمس مکرم بشارت احمد صاحب اور دوسرے دوست تابوت کے ساتھ قادیان آنے کے لئے دہلی تشریف لائے تھے۔ ۱۲ر جون کو قادیان میں دوپہر ایک بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تابوت کی روانگی تک سکندرآباد ائر پورٹ میں ہمارے ساتھ رہے۔ ہر امر میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ وہ اور آپکی بیگم صاحبہ حضرت آپا جان نے انتہائی شفقت کا سلوک فرمایا۔ محترم خورشید منور صاحب نے انتظامات سفر میں گراں قدر مدد کی۔ سب احباب جماعت اور رشتہ داروں اور دوستوں نے بہت ہمدردی کی اور ہمدردی کر رہے ہیں۔ خاکسار تہہ دل سے سب کا مشکور ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میرے برادر نسبتی مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب نے ۱۲ر جون کو امریکہ سے ایسا انتظام کیا کہ خاکسار سب عزیزوں سے جو پاکستان میں ہیں اور امریکہ میں ہیں بیک وقت فون پر بات کر سکے۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ خاکسار کو ان سے دور اپنی خوشدامن صاحبہ سے اور اپنی اہلیہ محترمہ کی بہنوں (مکرمہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب، مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ، مکرمہ امۃ الحی فقیہات صاحبہ اہلیہ مکرم حسین احمد صاحب) اور اپنی بیٹیوں سے فون پر بات کرنے اور ساتھ دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ سب کو صدمہ ہوا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ شعر یاد آتا ہے ؂

ٹوٹی ہوئی کمر کا اللہ ہی ہے سہارا
اللہ ہی ہے ہمارا اللہ ہی ہے تمہارا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اہلیہ محترمہ کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے ہمارا بھی خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ ☆☆

دعائے مغفرت

● افسوس! جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک کے نہایت مخلص زعیم انصاراللہ مکرم ایم آئی محمود احمد صاحب ۱۲ر مئی ۲۰۰۲ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند منکسر المزاج ملنسار، نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (میر سراج الحق نائب زعیم انصاراللہ شموگہ کرناٹک)

افسوس! مکرم رشید خان صاحب ابن مکرم لالہ کا ٹھات صاحب صدر جماعت ساریتہ ۲۸ مئی ۲۰۰۲ء کو جیپ ایکسیڈنٹ حادثہ میں بعمر ۱۸ سال اچانک وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عزیز کی مغفرت بلندی درجات اور والدین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سلیم احمد سہارنپوری سرکل انچارج کشن گڑھ)

قادیان میں نومبائعین کا تیسرا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

منعقدہ 9 تا 23 جون 2002ء

(پنجاب، ہماچل، ہریانہ، اترانچل اور راجستھان کے طلباء و طالبات کی شرکت)

جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی کاوشوں میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غیر معمولی برکت عطا فرما رہا ہے۔ ساری دنیا میں حیرت انگیز روحانی تبدیلی ہو رہی ہے۔ مختلف اقوام اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے کثرت کے ساتھ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور ہمارا ملک ہندوستان اس لحاظ سے دنیا کے دیگر ممالک کے مقابل پر صفِ اوّل میں کھڑا ہے۔ نومبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں مختلف پروگرام بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ منجملہ ان پروگراموں کے ایک یہ ہے کہ جگہ جگہ ایسے تربیتی مراکز قائم کئے جائیں جہاں پر نو مبائعین میں سے منتخب نمائندوں کو جمع کر کے خصوصی تعلیمی و تربیتی پروگرام مرتب کئے جائیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین کی منظوری اور راہنمائی سے قادیان کے قریبی صوبوں کے نومبائعین طلباء کیلئے مرکز قادیان میں سنہ 2000ء سے تربیتی کیمپ کے انعقاد کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ تیسرا کیمپ ہے۔

جہاں تک اعداد و شمار اور دیگر انتظامات کا تعلق ہے یہ کیمپ پہلے دونوں کیمپوں کے مقابلہ پر زیادہ کامیاب رہا۔ ہر پہلو سے بہتری کی کوشش کی گئی ہے۔ اللھم زد فزد۔

پہلے تربیتی کیمپ جو جون 2000ء کو لگایا گیا تھا میں شریک طلباء کی تعداد صرف 75 تھی۔ انکے بالمقابل دوسرے کیمپ کے موقعہ پر 185 طلباء اور 65 طالبات سمیت 250 حاضری رہی۔ اور اس مرتبہ تیسرے کیمپ کے موقعہ پر رجسٹریشن کے مطابق 221 طلباء اور 86 طالبات شریک ہوئیں۔ سال گزشتہ کے مقابل پر 21 طالبات اور 36 طلباء کا اضافہ ہوا ہے۔

طلباء وطالبات کی صوبہ وار تعداد:

نام صوبہ	طلباء	طالبات
پنجاب	147	64
ہماچل	10	2
ہریانہ	36	16
اترانچل	12	4
راجستھان	9	---
متفرق	7	---

افتتاحی پروگرام

پروگرام کے مطابق 8 جون کی شام تک طلباء و طالبات کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ قادیان کا ماحول ایک اجتماع کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔ موسمی تعطیلات میں قادیان میں زیر تعلیم بیرونِ قادیان کے طلباء کے اپنے اپنے وطن جانے کے نتیجہ میں محلہ احمدیہ میں جو بے رونقی تھی وہ ان نومبائع طلباء کی آمد سے دور ہو گئی۔ مساجد، بیت الدعا، بہشتی مقبرہ اور دیگر مقامات مقدسہ میں ان نو واردین سے چہل پہل ہوئی۔ ان نو مبائعین کے ایمان و اخلاص اور جذبہ فدائیت کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے دلوں میں ان مبلغوں اور معلموں اور داعیین الی اللہ کیلئے دعاؤں کی تحریک ہوتی ہے جنہوں نے انکی تعلیم و تربیت میں حد درجہ جدوجہد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

اگرچہ کلاس کا آغاز 9 جون کو ہی کیا گیا تھا۔ لیکن باضابطہ افتتاحی تقریب 11 تاریخ کی صبح 11 بجے محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر ناظر صاحب دعوت الی اللہ بطور مہمان خصوصی تشریف لائے اور طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

رہائش

طلباء کی رہائش کیلئے جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے کمروں میں انتظام کیا گیا تھا جبکہ طالبات کا انتظام حسب سابق نصرت گرلز اسکول میں تھا۔

ڈیوٹیوں کی تقسیم اور عارضی دفاتر کا قیام

محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کو اس کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا اور ساتھ ہی خاکسار زین الدین حامد کو نگران تعلیمی و تربیتی امور اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم کو نگران انتظامی امور اور محترمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو نگران تعلیمی تربیتی و انتظامی امور برائے طالبات مقرر فرمایا۔ چنانچہ اس کمیٹی نے میٹنگ کر کے کیمپ کیلئے مکمل لائحہ عمل تیار کیا۔

جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیوں کی تقسیم اس کیمپ کے امتیازات میں سے ہے اس کے علاوہ مختلف دفاتر بھی قائم کئے گئے تھے۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں دفتر تربیتی تعلیمی امور، دفتر سیکورٹی، دفتر طبی امداد، دفتر آب رسانی، دفتر برائے بجلی و جنریٹر قائم کر دئے گئے تھے اور احاطہ دار الضیافت میں دفتر برائے انتظامی امور قائم کیا گیا۔ ان دفاتر کے قیام سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اور 24 گھنٹے انتظامات کی نگرانی ہوتی رہی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیان کی مجلس کا ایک بہت بڑا حصہ بیرون قادیان سے آنے والے زیر تعلیم طلبا کا ہے جو موسمی تعطیلات میں اپنے وطن واپس چلے جاتے ہیں۔ تو جون جولائی کے مہینہ میں خدام کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔ اور قادیان کے مستقل رہائش رکھنے والے اراکین ہی رہ جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے اراکین مبارک بادی کے مستحق ہیں کہ باوجود تعداد کم ہونے کے دن رات ڈیوٹیاں دیں۔ مکرم مہتمم صاحب مقامی اور ان کے زعماء اور اراکین خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں اسی طرح مکرم زعیم صاحب انصار اللہ قادیان نے بھی 41 انصار بھائیوں کی ڈیوٹی لگائی۔ جزاہم اللہ۔

کیمپ کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں حسب سابق Fax بھجوائی گئی۔ سیدنا حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کا ہی نتیجہ ہے کہ توقع سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کیمپ کو کامیاب بنایا ہے۔ الحمد للہ۔ تمام شرکاء کیمپ کے اسماء باقاعدہ رجسٹر کر کے ان کو خوبصورت رجسٹریشن کارڈ ایشو کیا گیا۔

تعلیمی کلاسز اور علماء و بزرگان کی تقاریر

خدام واطفال کے لئے الگ الگ کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تاہم حضور انور کے خطبات و خطابات پر مشتمل پروگرام، تقریر اور مقامات مقدسہ کا تعارف وغیرہ مشترکہ طور پر ہوتے رہے۔ تقریر کے لئے جو وقت مقرر تھا اس میں درج ذیل علماء اور بزرگان سلسلہ تشریف لاتے رہے۔ اور مقررہ عناوین پر تقاریر کرتے رہے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب، محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، محترم گیانی عبداللطیف صاحب، محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم، محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر، محترم مولانا عنایت اللہ صاحب محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر، محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر، محترم مولانا خورشید احمد صاحب انور۔ درج ذیل علماء کو تدریس کی سعادت نصیب ہوئی۔

محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر، محترم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر، محترم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب، محترم مولوی محمد یوسف انور صاحب، محترم حافظ شریف الحسن صاحب، محترم مولوی رفیق احمد صاحب طارق، محترم مولوی منصور احمد صاحب، محترم مولوی منور احمد صاحب مبشر، محترم مولوی ایم ابوبکر صاحب، محترم مولوی نصیر احمد صاحب عارف، محترم قاری نواب احمد صاحب، محترم مولوی طاہر احمد صاحب طارق، محترم مولوی مظفر احمد صاحب فضل، مکرم شاہد احمد ندیم صاحب۔

نومبائعین کے علمی ذوق کو بڑھانے اور ان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم اور اذان و نظم خوانی کے مقابلے کروائے گئے۔ نو مبائع خدام و اطفال نے ان پروگراموں میں بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اسی طرح فٹ بال، والی بال، کبڈی، دوڑ 100 میٹر، تین ٹانگ کی دوڑ، کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اختتامی تقریب کے موقع پر انعامات بھی دیے گئے۔

ایوانِ خدمت میں خصوصی تقریب

نو مبائعین کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب ایوان خدمت میں رکھی گئی۔ محترم خالد محمود صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں منعقدہ اس تقریب میں طلباء کو خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے مختلف شعبوں کا تعارف کروایا گیا۔ مجلس کے طریق کار سے آگاہ کیا گیا۔ بعد میں انکی تواضع بھی کی گئی۔

خطبات امام

حضرت امیر المومنین کے خطبات و خطابات کے اہم اقتباسات کی ویڈیو دکھانے کے ساتھ ساتھ Live نشر ہونے والے خطبہ جمعہ دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

مقامات مقدسہ کا تعارف

یہ تربیتی کیمپ کے اہم ترین پروگراموں میں سے ایک ہے۔ اس پروگرام کے تحت باری باری قادیان کے مختلف مقامات پر لے جایا جاتا رہا۔ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے انتظامیہ کی درخواست پر ان بچوں کی راہنمائی کی اور تاریخی حوالہ سے موصوف نے ان مقامات کا تعارف کروایا اور ان کی اہمیت و برکت پر روشنی ڈالی۔

امتحان

طے شدہ پروگرام کے مطابق 21 جون کو تحریری امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی اس مجلس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور تمام طلباء کو Participation Certificate بھی دیا گیا۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات

مورخہ 22 جون 2002 بروز ہفتہ بعد

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

شملہ کی ڈائری

برہموسماج کے جلسہ میں احمدی وفد کی شرکت

16 جون کو شملہ میں برہموسماج کا ایک جلسہ ہوا جس میں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ مورخہ 14 جون کو قادیان سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل پردیش اور خاکسار محمد یوسف انور پر مشتمل ایک وفد شملہ پہنچا۔

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو قیمتی نصائح سے نوازا اور بعض تبلیغی وتربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی جمع کر کے پڑھی گئی۔ نماز کے بعد لیبر ہوسٹل میں موجود احمدی دوستوں سے محترم ناظر صاحب نے تبادلہ خیالات کیا اس موقعہ پر ایم سلام صاحب انجینئر سیکرٹری مال شملہ اور مکرم محمد یاسین صاحب نومبائع بھی موجود تھے۔ نماز کے بعد ہم لوگ اپنی قیام گاہ پر گئے۔ وہاں پر بھی بعض اور احمدی دوستوں سے محترم ناظر صاحب اور نگران صاحب ہماچل پردیش نے تبادلہ خیالات کیا اور شام کے وقت ہم لوگ احمدیہ مشن ہاؤس گئے۔

15 تاریخ کو ہم لوگ مکرم محمد یاسین صاحب نومبائع کے گھر گئے اور وہاں ان سے کافی دیر تک گفتگو ہوئی۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر جمع کرنے کے بعد ہم لوگ مولوی احاطہ میں جہاں کشمیر کے احمدی دوست مقیم ہیں گئے جہاں ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ قریباً ساڑھے چار بجے مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی صدارت میں میٹنگ ہوئی اور مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ شملہ میں مقیم احمدی دوستوں کو محترم ناظر صاحب اور مکرم نگران صاحب ہماچل پردیش نے خصوصی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ہم لوگ شام کے وقت مکرم سلام صاحب انجینئر کے گھر گئے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد کئی جماعتی امور پر تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔

مورخہ 16-6-02 کو صبح ہم لوگ مکرم محمد ایوب خان صاحب ایڈووکیٹ کے گھر گئے اور انکے والد صاحب سے گفتگو کی۔ اس کے بعد ہم قریباً دس افراد پر مشتمل وفد برہموسماج کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے گئے۔

برہموسماج آشرم کے ہال میں تقریر:

ہم لوگ ٹھیک وقت پر آشرم پہنچے۔ 11:30 بجے جلسہ شروع ہوا۔ گو لوگوں کی تعداد تھوڑی تھی لیکن سارے لوگ ذی علم اور پڑھے لکھے تھے جنمیں ڈاکٹر، لیکچرار بھی شامل تھے۔ نیز سابق چیف جسٹس ہماچل پردیش بھی تھیں۔ موصوفہ کے علاوہ کئی اور مقررین نے نہایت اچھے انداز میں تقاریر کیں۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے موقعہ محل کے مطابق اسلام واحمدیت کی حسین تعلیم کو پیش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور ذکر الٰہی اور محبت و بھائی چارہ پر روشنی ڈالی جس کو سن کر حاضرین جلسہ پر بہت اچھا اثر پڑا۔ چنانچہ اختتام جلسہ پر سیکرٹری سٹیج نے انتظامیہ کی طرف سے خاص طور پر قادیان سے جلسہ میں شامل ہونے والے وفد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے بعض اشخاص کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر دیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔

ہماچل پردیش کے گورنر سے ملاقات:

مورخہ 17-6-02 کو پروگرام کے مطابق مرکزی وفد شملہ کے راج بھون گیا۔ محترم گورنر صاحب جناب سورج بھان صاحب سے تبادلہ خیالات کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے محترم گورنر صاحب کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلامی لٹریچر پیش کیا جسے موصوف نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

شملہ میں قیام کے دوران جملہ احباب جماعت بالخصوص صدر صاحب مکرم انجینئر صاحب عبدالمجید لون صاحب اور مولوی ایاز رشید صاحب مبلغ شملہ نے تعاون دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ (محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

چنتہ کنٹہ (آندھرا) میں جلسہ یوم خلافت

29 مئی کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر ونگران اعلیٰ آندھرا نے اس جلسہ کی صدارت کی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ ٹھیک چھ بجے شام کو جلسے کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد نذیر احمد صاحب طاہر نے قرآن کریم کی تلاوت کی جبکہ مکرم سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم عظمت اللہ صاحب صوبائی قائد آندھرا پردیش نے خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین کا انجام عنوان پر تقریر کی۔ دوسری نظم مکرم عبدالقیوم صاحب یادگیری نے سنائی۔ برکات خلافت کے عنوان سے خاکسار نے تقریر کی جس میں قرون اولیٰ میں خلافت سے حاصل ہونے والی برکات اور اسلام کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کی برکات کا بھی مفصل ذکر کیا۔ بعدہٗ مکرم عبدالقادر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تیسری تقریر مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے خلافت کی ضرورت واہمیت کے عنوان پر کی۔ مکرم صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق دے۔

(پی ایم رشید مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ)

بقیہ صفحہ :: (1)

ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بیشک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دیگی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلّی کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اسلئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دیگا جب دل دور ہے۔ جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ میں تو زبان ہی سے کہتا ہوں۔ دل میں ڈالنا خدا کا کام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سمجھانے میں کیا کسر باقی رکھی تھی؟ مگر ابو جہل اور اس کے امثال نہ سمجھے آپ کو اس قدر فکر اور غم تھا کہ خدا نے خود فرمایا لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَنْ لَا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کس قدر ہمدردی تھی۔ آپ چاہتے تھے کہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جاویں مگر وہ بچ نہ سکے۔ حقیقت میں معلم اور واعظ کا تو اتنا ہی فرض ہے کہ وہ بتا دیوے۔ دل کی کھڑکی تو خدا کے فضل سے کھلتی ہے۔ نجات اسی کو ملتی ہے جو دل کا صاف ہو۔ جو صاف دل نہیں وہ اچکا اور ڈاکو ہے۔ خدا تعالیٰ اسے بری طرح مارتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم مطبوعہ لندن صفحہ ۶۷۔۷۱)

بقیہ صفحہ :: (10)

نماز مغرب وعشاء تربیتی کیمپ کے اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد وقائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں یہ تقریب منعقد ہوئی۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں باقاعدہ اسٹیج کی تنصیب کے ساتھ ساتھ نومبائعین طلباء اور معزز بزرگان وافسران جماعت احمدیہ اور احباب کیلئے کرسیاں بچھائی گئیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو عزیزم احمد خیر نے کی۔ جس کا ترجمہ مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نے سنایا۔ بعد ازاں مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نے حضرت رسول کریم ﷺ کی مدح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظوم کلام میں سے کچھ اشعار نہایت خوش الحانی سے سنائے اور حاضرین مجلس جن کا بڑا حصہ نومبائعین میں سے تھا۔ آنحضرت ﷺ کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے زیر لب درود شریف میں مصروف ہو گئے۔ نہایت ہی روح پرور منظر تھا۔ بعد ازاں خاکسار زین الدین حامد نگران تربیتی وتعلیمی امور برائے کیمپ نے خلاصہ پیش کیا اور گزشتہ کیمپوں کے اعداد وشمار کی روشنی میں کیمپ کی تدریجی ترقی اور بہتری کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے موقع کی مناسبت سے نصائح کیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے تربیتی کیمپ کے اس کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی تمام افسران ومنتظمین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی جہت سے اس کیمپ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ازاں بعد محترم صدر اجلاس حاضرین کو مخاطب ہوئے اور امتحان، علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے نومبائعین، خدام واطفال میں علی الترتیب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے انعامات تقسیم کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کی یہ اختتامی تقریب خیر وخوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ تمام نومبائع طلباء بزرگان وافسران ومہمانان کرام اور منتظمین ومعاونین کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اختتامی تقریب کی یہ کاروائی نومبائعات ومستورات کو سنانے اور دکھانے کا انتظام جامعہ احمدیہ کے حال میں کیا گیا تھا جہاں وہ بزرگان کی نصائح سے مستفید ہوئیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ کیمپ گذشتہ دونوں کیمپوں سے بہتر اور ممتاز نظر آتا ہے اور آئندہ سالوں میں اسمیں مزید بہتری کی امید ہے۔ ان شاءاللہ۔ تمام بزرگان واحباب جماعت سے اس کیمپ کے بہترین اور دور رس نتائج کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار زین الدین حامد نگران تعلیمی وتربیتی امور تربیتی کیمپ 2002ء)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☏ 2370509

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol:51 Wednesday 24th July 2002 Issue No.30

(منقولات)

شمالی اور وسطی بھارت کا زیادہ تر حصہ سوکھے کی زد میں

سخت گرمی کا بڑھتا ہوا قہر اور بارش کے بروقت نہ ہونے سے شمالی اور وسطی بھارت کا زیادہ تر حصہ سوکھے کی زد میں ہے۔ایک طرف جہاں دریاؤں کا پانی سطح سے کم ہوگیا ہے اور تالاب دجھیلیں سوکھ گئی ہیں اور لوگ بارش کے لئے ترس رہے ہیں وہیں دوسری طرف بھارت کے کئی حصوں میں زبردست بارش سے تباہی ہو رہی ہے۔مشرقی بھارت اور بنگلہ دیس میں سیلاب سے لوگ پریشان ہیں۔

قدرت کے اس قہر کو جھیلتے بچوں بوڑھوں کے پاس سوائے خدا سے دعا کرنے کے کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔بھوپال میں پانی مہیا کرانے کا اہم ذریعہ وہاں کی جھیل ہے جس کے سوکھنے سے مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔انتظامیہ نے ایک دن چھوڑ کر پانی کی سپلائی کے احکام دیئے ہیں۔یہاں کی جھیلوں سے شہر کی 45 فیصد آبادی کو پانی ملتا تھا۔لیکن 70 فیصد جھیل کے سوکھنے سے لوگوں کے پاس اب کہنے کو یہی رہ گیا ہے...... اللہ میگھ دے...... اللہ پانی دے......

پنجاب ہماچل ہریانہ میں اس برس پچھلے دس برسوں میں سب سے کم بارش ہوئی

پنجاب ہریانہ ہماچل پردیس میں یکم جون سے لیکر 10 جولائی تک کے عرصہ میں اس برس پچھلے تقریباً ایک دہاکہ کے دوران بہت کم بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔پچھلے برس اس عرصہ کے دوران جو بارش ہوئی تھی اس بار اس سے بہت کم ہوئی ہے۔یہ جانکاری محکمہ موسمیات کی طرف سے دی گئی ہے۔ان صوبوں میں یکم جون سے اب تک 269 ایم ایم بارش ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ پچھلے برس اس عرصہ کے دوران کل 747 ایم ایم بارش ریکارڈ کی گئی تھی۔ڈائریکٹر محکمہ موسمیات ایس سی بھٹ نے بتایا کہ 1992 سے لیکر اب تک کے جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں ان کے مطابق یہ برس بارش کے معاملہ میں سب سے بدترین رہا ہے۔اس برس صرف 176 ایم ایم بارش ریکارڈ کی گئی ہے اس عرصہ میں اس برس تینوں صوبوں نے جو بارش ریکارڈ کی ہے اس میں ہماچل پردیس میں 311 ایم ایم بارش ہوئی ہے پنجاب میں 242 ایم ایم اور ہریانہ میں 194 ایم ایم بارش ہوئی ہے۔

1992 میں اس عرصہ میں ہماچل میں 194 ایم ایم پنجاب میں 47 اور ہریانہ میں صرف 135 ایم ایم بارش ہوئی تھی۔92ء میں پنجاب میں اور ہریانہ میں مون سون 22 جون کو آئی تھی لیکن اس برس ابھی تک ان دونوں صوبوں کے بیشتر حصوں میں اس کا انتظار ہے۔

بہار میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد 22 ہوگئی

بہار میں سیلاب کی صورت حال بدستور خطرناک ہے۔بعض بڑی ندیاں اب بھی خطرے کے نشان سے اوپر ہیں اور مرنے والوں کی تعداد 22 ہو چکی ہے۔سرکاری ذرائع نے بتایا کہ مظفر نگر اور سیتامڑھی سے چھ چھ اموات کی اطلاعات ملی ہیں۔نوادہ اور دربھنگہ سے تین تین اور شیو ہر سے دو اموات کی خبریں آئی ہیں۔سیلاب زدہ علاقوں میں راحت رسانی کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ذرائع کے مطابق پانچ لاکھ روپے کی کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں اور تقریباً 700 گھروں کو نقصان پہنچا ہے۔سنٹرل واٹر کمیشن کے ذرائع نے بتایا کہ باگمتی ندی بینی آباد میں خطرے کے نشان سے 42 سنٹی میٹر اوپر ہے اور مادھورا ندیاں بلتارا میں 27 سنٹی میٹر اوپر بہہ رہی ہے۔فلڈ کنٹرول سیل کے مطابق طغیانی زدہ ندیوں کی وجہ سے نشیبی علاقوں کو سخت خطرہ لاحق ہے۔

دینی جماعتیں معاشرہ کو اسلام کے نام پر ہائی جیک کر رہی ہیں

پاکستان کے صوبہ سرحد کے گورنر افتخار حسین شاہ نے کوہاٹ کے ایک تعلیمی ادارے کی افتتاحی تقریب میں کہا" دینی جماعتیں اسلام کی آڑ میں ہر بات کی مخالفت کر رہی ہیں۔ان لوگوں نے معاشرے کو اسلام کے نام پر ہائی جیک کر رکھا ہے لیکن عوام نے انہیں مسترد کر دیا ہے...... ان لوگوں کے اندر کچھ اور چھپا ہے اوپر سے اسلام اسلام کی رٹ لگا رہے ہیں۔

(روزنامہ دن 3 مارچ 2002ء ص 3)

137 سال پرانا اخبار ایوننگ پوسٹ آئندہ ماہ سے بند

نیوزی لینڈ کے دارالحکومت سے 1865ء سے شائع ہونے والا 137 سال پرانا اخبار آئندہ ماہ سے بند کر دیا جائے گا۔افسران نے آج اس سلسلے میں بیان دیتے ہوئے بتایا کہ یہ اخبار دی ڈومینین کے ساتھ مل جائے گا۔دونوں اخبارات کے مالکانہ حقوق رکھنے والی کمپنی انڈی پنڈنٹ نیوز پیپر لمیٹڈ نے دی ایوننگ پوسٹ بند کرنے کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا کہ اشتہار کم مل رہے تھے کاغذ کی قیمت بڑھ گئی ہے اور تعداد اشاعت میں کمی آگئی تھی اس کمپنی میں میڈیا کے بے تاج بادشاہ روپرٹ مرڈوک کے پاس 49% شیئر ہیں۔کمپنی کے چیف ایگزیکیٹو افسر ٹام موکرز نے بتایا کہ دو اخبارات کو ایک ساتھ چلانا مشکل ہو رہا تھا انہوں نے بتایا کہ کمپنی کے 490 ملازمین میں سے 90 کو ہٹا دیا گیا ہے۔

مالیگاؤں فساد کے سات مہینے بعد بھی دیہاتوں کی تباہ شدہ مسجدیں اسی حالت میں

26 اکتوبر کو ہوئے مالیگاؤں (مہاراشٹر) میں ہوئے فساد سے متاثرہ شانہ تعلقہ کے ساؤکی، ٹھینگورہ، لونیر، اور پارنیر نامی دیہاتوں کا دورہ رضا اکیڈمی کے ایک وفد نے وہاں کے تازہ حالات سے واقفیت کے لئے گزشتہ جمعہ کو کیا۔مذکورہ دیہاتوں میں پہنچ کر اس وفد نے سرکردہ غیر مسلم افراد اور مسلمانوں کے مابین تبادلہ خیال کے لئے میٹنگوں کا انعقاد کیا اور دونوں فرقوں کے افراد سے ماضی کی تلخیوں کو درگذر کر کے امن وسکون سے رہنے کی اپیل کی۔

شانہ سے بیس کلومیٹر دور پارنیر نامی دیہات میں اس علاقے کے مشہور بزرگ حاجی سیاح پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کو فرقہ پرستوں نے تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔یہاں پہنچنے پر وفد کے اراکین کو علم ہوا کہ اس دیہات کے فساد کی لپیٹ میں آنے کے بعد یہاں کے مسلمانوں کو مکمل طور پر ہجرت کے لئے مجبور ہونا پڑا تھا۔چند دنوں قبل صرف ایک مسلم خاندان یہاں آکر اب تک آباد ہوا ہے۔مقامی ہندوؤں کو بھی حاجی سیاح پیر رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی اور اب تک یہی لوگ یہاں کی اس درگاہ کی صفائی کرتے رہے ہیں اس طرح کا اظہار مرلی دھر دیورے نانا بھاؤ وغیرہ نے کیا۔سرحد پر ہندوستان کی حفاظت کرنے والے دو فوجی جوانوں کے مکانات کے ساتھ ساتھ یہاں مسلمانوں کی دکانوں مکانوں کو جلا کر راکھ کر دیا گیا تھا۔اب بھی تباہی و بربادی کے نشانات موجود ہیں۔ٹھینگوڑہ نامی دیہات میں لاکھوں روپیوں کی مالیت کے سامان مسلمانوں کی دکانوں میں جلائے گئے تھے۔بلال سیٹھ منصوری کی تین دکانوں کے مالی نقصانات پندرہ لاکھ سے زائد کے ہوئے ہیں۔لیکن امداد صرف پانچ ہزار روپیوں کی ریاستی حکومت نے منظور کی۔یہی حال دوسرے مسلمانوں کا بھی ہے۔ٹھینگوڑہ کی مسجد کو بھی نذر آتش کیا گیا۔ٹھینگوڑہ کے تمام مسلمانوں کو ابراہیم لطیف منصوری کے گھر اس وفد نے جمع کیا اور انہیں صبر وتحمل، ہمت واستقلال سے مشکلات کا سامنا کرنے کی تلقین کی۔اسی طرح ساؤکی نامی دیہات کی مسجد غوثیہ کو بھی شہید کر کے رکھ دیا گیا ہے اس مسجد کو شہید کئے جانے کے جرم میں افسوس کہ اب تک کسی بھی شخص کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی یہاں کے مسلمانوں کو اس بات کا بڑا غم ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مسجد کو شہید کرنے والے مجرمین پر پولس کاروائی ہوگی تو فرقہ پرستوں کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے۔(روزنامہ اردو ٹائمس ممبئی 02-6-7) (مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

پارلیمنٹ کے ایک گھنٹے کا خرچ تقریباً بیس لاکھ ہوتا ہے

81 گھنٹے برباد ہونے پر دیش کو 20 کروڑ کا نقصان ہوا

یو این آئی کی خبر کے مطابق گذشتہ دنوں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں گجرات کے معاملے پر شور وغل کے بعد کاروائی ملتوی ہونے سے 81 گھنٹوں کا پروگرام برباد ہونے کی وجہ سے ملک کو تقریباً 20 کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

دونوں ایوانوں میں 15 سے 19 اپریل تک اور پھر دوبارہ 22 اپریل کو کوئی کام کاج کئے بغیر کاروائی ملتوی ہوگئی۔ایوان بالا میں 23 اپریل کو بھی کاروائی نہیں چلی۔ہر ایوان کا صبح 11 بجے سے شام چھ بجے تک اوسطاً 7 گھنٹے تک چلنے کا وقت ہے اور کبھی دونوں ایوانوں کی کاروائی اس سے زیادہ دیر تک چلتی ہے۔

1997-98 میں لگائے گئے ایک اندازے کے مطابق ہر ایوان کی ایک گھنٹے کی کاروائی میں 16 لاکھ روپے کا خرچ آتا ہے۔سمجھا جاتا ہے کہ تنخواہوں اور ممبران پارلیمنٹ کے الاؤنس میں اضافے کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس کی سیکیورٹی پر آنے والے اخراجات اب دوگنا ہو گئے ہیں، جس سے اب پارلیمنٹ کے ایک گھنٹے کا خرچ تقریباً 20 لاکھ روپے ہو گیا ہے۔اس لئے دونوں ایوانوں میں برباد کئے گئے 81 گھنٹوں کا کل خرچ 18 کروڑ 20 لاکھ روپے ہوتا ہے۔

کولڈ ڈرنک کا استعمال کئی بیماریوں کو جنم دیتا ہے

جلال آباد 8 جولائی راجندر ہسپتال کے سرکردہ ڈاکٹر آر کے منچندہ نے کہا کہ کولڈ ڈرنک کا استعمال اس وقت عام بات بن گئی ہے۔روزانہ بھارت میں لاکھوں روپے کا کولڈ ڈرنک استعمال کیا جاتا ہے۔کولڈ ڈرنک نے بھارتیہ سماج میں اپنی جگہ اتنی مضبوط بنالی ہے کہ خواہ سردی ہو یا گرمی اس کا استعمال ہر موسم میں ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ کمپنیاں اپنے اشتہارات میں تو یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ کولڈ ڈرنکس کا استعمال کرنے سے پیاس کم لگتی ہے جبکہ اس کے استعمال سے کیمیکلز عناصر کی وجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے۔انہوں نے اس بارے حیرانی کا اظہار کیا کہ کولڈ ڈرنکس کی اکثر بوتل پر خراب ہونے کی تاریخ اور اس میں استعمال ہونے والی چیزوں کے بارے میں جانکاری نہیں دی جاتی جبکہ قانون کے مطابق کھانے پینے کی تمام چیزوں میں یہ جانکاری دینی ضروری ہے۔کولڈ ڈرنکس کے استعمال کی وجہ سے ڈائیکو سائڈ، کیفین، کوکن، پیٹاشیم بے جونیٹ اور کئی دیگر زہریلے کیمیکلز ہمارے جسم کے اندر جاتے ہیں جس کی وجہ سے پیٹ گیس، دانتوں کی بیماری، جگر کی بیماری اور انتڑیوں میں سوزش کا امکان رہتا ہے۔

انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ مغرب کی نقل کرنے کی بجائے وہی فارمولہ جیسے لیموں کا رس، گنے کا رس، دہی اور لسی وغیرہ کا ہی استعمال کریں۔یہ چیزیں صحت کے لئے مفید ہیں۔

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں